سوالات

(۲) فرض کرو کہ ایک آدمی تو انگلیون سی سوت کاتتا ہی اور دوسرا چرخی سے
تو انکی محنتانہ کی فرق کو جو بسبب روزانہ اور مجتمع محنت کی واقع ہوتا ہی
بہ تصریح بیان کرو۔

(۳) ایک آدمی چرخی سی کاتتا ہی اور دوسرا کسی جہی کاتنی کی کل سے
اب تم فرق مذکورۂ سوال دوم کو بیان کرو۔

(۴) جیسا کہ ہم محنت مجتمع کو کم یا زیادہ استعمال کرین ویسا ہی کیا قیمت اشیا کی
بڑھ جائی گی یا گھٹ۔

(۵) آیا یہہ دانائی کی بات ہی یا بیوقوفی کی کہ لوگون کو اُن اشیا سی بے فیض
رہنی دین جو اِس قسم کی محنت سی پیدا ہوتی ہین۔

(۶) اگر سوداگر نہوتی اور وہ تمکو قلمتراش بہم نکردیتی اور تمہین
وہ اپنی آپ مہیا کرنا پڑتا تو تمکو اسکی واسطے کتنی قیمت دینی پڑتی ایسی
صورت مین ایک پیالہ اور ربن اور چاء کی بہم کرنی مین تمہین کتنا صرف
اوٹھانا پڑتا۔

(۷) ایک شہر مین ایک سوداگر مین دس ہزار روپیہ کی مال کی موجود رکہنی
کی طاقت ہی اور وہ اُسی سال بھر مین ایکہی دفعہ فروخت کرسکتا ہی اور شہر
دوم مین ایک اور سوداگر کی پاس مال تو اتنا ہی ہی مگر وہ اُسی ایکسال
مین چار دفعہ بیچ سکتا ہی تو اب تم بتاؤ کہ ان دونون جگہہ مین سی کہان
مال کم نفع پر بک سکیگا اور کسمین لوگ اسباب کو ارزانی سی خرید سکین گے
اور اُس وجہ کو جسپر تمہارا جواب مبنی ہی بخوبی بیان کرو۔

(۸) فرض کرو کہ ایک تھوک والا سوداگر چین سی چاء لاتا ہی اور اسمین ڈیڑھ برس

باب سیوم

بیچ بیان ابتدال کی جو بوساطت بعضے دہاتون کے عمل مین آتا ہی

فصل اول:- بیچ بیان ضرورت ایک ایسی شی کی جسکی وساطت واسطی ابتدال کے درکار ہوتی ہی

ہم نی اب تک بیان ابتدال کا عام طور پر کیا ہی اور ثابت کیا ہی کہ جتنی واسطے آرام اور آسایش لوگون کی پیدایش ضروری ہی وتنی ہی ابتدال کی بہی ضرورت ہی اور تاکہ خلق خدا کو آرام پونہچی لازم ہی کہ بار بار بہت ابتدال ہوتی رہین — ہم نی یہہ بہی بیان کیا ہی کہ جیسا اور قسم کی محنت کو بانٹ کر کرنی سی بہت فایدہ حاصل ہوتا ہی ویسا ہی اگر ابتدال کا کار بہی تقسیم محنت سی کیا جاوے تو اسمین بہی بہت فایدہ ہوگا اور کہ اب کرنی سی محنت مین قابلیت قدر دینی کی بہت زیادہ ہو جاتی ہی — لیکن یہی نہین کرنا چاہئی کہ ابتدال کو تقسیم محنت سی انجام دوین بلکہ کسی آلہ کا بہی استعمال کرین باستعانت جسکی محنت مین قابلیت قدر دینی کی اور بہی زیادہ ہو جاوے اور یہہ آلہ قیمتی دہاتون کا ہی جا کہ اصطلاح مین اسکو سکہ کہتی ہین ہی — اب ہم یہہ تصریح ضرورت کسی ایسے آلہ کی بیان کرینگے — پہلی فرض کرو کہ سکہ کا رواج نہ تہا اور کہ تمام ابتدال جنسون مین ہوتی تہی یعنی ایک جنس کا معاوضہ دوسری سی ہو جاتا تہا — اول اصطلاح مین پیدا کرنیوالا مجبور ہو کر بہ نفس خود تلاش خریدار کی کرتا — اگر ایک کسان کو اپنا اناج اور میوہ واسطی تلاش خریدار کی تمام گانون مین لیجانا پڑے تو ظاہر ہی کہ اسکا بہت وقت اسکی پیدا واری کی بیچنی مین صرف ہو جاوے — دوم اسکو فقط یہی آرزو نہین

نہین کہ اُسکا گیہون اور تل اور چاول وغیرہ فروخت ہوجاوین بلکہ وہ چاہتا
ہی کہ انکی عوض مین اُسی ایسی اشیاء ہات آوین جنکی اُسی احتیاج ہی تو
اسحال مین ضرور ہوا کہ اُسی فقط ایسی خریدار کوہی تلاش کرنا نہین ہی
جو اُسکی پیداواریون کو خرید لی بلکہ کوئی ایسا خریدار جو انکو خرید لیوی
اور اسکو انکی عوض مین ایسی چیزین دی سکے جنکی اُسی احتیاج ہی — اس
تلاش مین اسکا اور بہت وقت صرف ہوگا اور قیمت اشیاء کی اُسی اندازہ
سی زیادہ ہوجاوےگی اور منافع کسان کا کم — سیوم اُسی فقط یہی
آرزو نہین کہ اسکی مال کا معاوضہ ہوجاوی بلکہ وہ چاہتا ہی کہ اُسکا مال
اُتنی اُتنی حصون مین بدلا جاوے جتنی اور جسقدر کہ چیزین اُسی عوض مین
لینی ہین — یہہ ایک اور مشکل اسکام کی انجام پانی مین ہی کیونکہ یہہ تو آسان
امر ہی کہ ایک ساری جنس کو کسی ایک خاص جنس سی بدلہ کر لیوین لیکن یہہ بہت
مشکل ہی کہ ایک جنس کی کئی حصی کر کی بدلہ کرین اور یہہ وہ حصے بہی اُس اندازہ
سی کئی جاوین کہ وہ مساوی ہون مول مین اُن چیزون کی جنکو انکی عوض مین
لینا منظور ہو — یہہ ایک بڑی وقت کا کام ہی اور اسکی کاروبار معاوضہ کا
اور بہی مشکل ہوجاویگا اور قیمت چیزون کی اور بہی اکر ہی —
چہارم اس صورت مین اور بہی مشکل ہی جب ایک آدمی کی پاس کوئی پیداواری
تو معاوضہ کی واسطے نہو مگر وہ کہی کہ مجہسی محنت کروالو — یہہ بیچارہ اُس
ادہار کی واسطے مزدوری نہین کر سکیگا جو اسکو بڑا حصہ اُس پیداواری کا
جو وہ تیار کرنا ہی یا بڑی اجرت دیوی — لیکن ضرور ہی کہ وہ اُس آدمی کے
لئی محنت کری جو وہ چیزین پیدا کرتا ہو جو اسکو واسطے پرورش کنبی کی درکار ہو

— جب اسکو جوتیون کی ضرورت ہووے تو ضرور ہی کہ وہ جوتی والے کی لئی محنت کری اور جب روٹیون کی طلب ہو تو نان بائی کے واسطے محنت کرے اور علی ہذا القیاس مگر جب اُسی مکان کی تلاش ہو تو مین حیران ہون کہ وہ بیچارہ کیا کرے

نتیجہ اِس بیان سے صاف ظاہر ہی کہ ایسی صورت مین تقسیم محنت نہین ہوسکتی اور لازم ہوا کہ اسحال مین ہر آدمی ہر کار کو اپنی ہی ہاتون سے انجام دیوی — اس صورت مین اصل یعنی سرمایہ نہین بڑہی گا اور ضرور ہی کہ لوگ وحشی رہین — جہان کہین رواج سکہ یا کسی ایسی شئی کا جسکے وساطت واسطے ابتدال کی درکار ہوتی ہی نہین ہی وہان بعینہ یہی حال ہوتا ہی یعنی لوگ وحشی رہتی ہین

دوسرے اب دریافت کرنا چاہئی کہ بمجرد رواج پانی سکہ یا کسی ایسی شئی کے جسکی وساطت واسطے ابتدال کے درکار ہوتی ہی یہہ تمام مشکلین کیونکر جاتی رہتی ہین — فرض کرو کہ آدمی بجائے یہہ ارادہ کرنیکی کہ جنس کو جنس سے بدل لیوین کوئی ایسی شئی دریافت کرین جسی ہر کوئی لینا چاہی اور جو سب جگہہ مروج ہوسکے اور جسی ہر آدمی جب وہ اسکی قبضہ مین ہو ہر کسی شئی سی جسکی وسی احتیاج ہو بدل لیوے — بالفعل دریافت کرنا اس امر کا کہ اُس شئی مین کیا اوصاف چاہئین بہت ضرورت نہین رکہتا الّا یہہ کہ وہ ایسی ہو کہ وسی ہر شخص اور ہر ملک لینا چاہی — اسکا کچھہ مضایقہ نہین کہ آیا وہ نمک ہو یا لوہا یا سونا یا چاندی یا تانبا — اگر اُسی سب جگہہ سب آدمی لیلیوین تو اُستی بڑا کام نکلتا ہی — اگر کوئی شئی ایسی ہو تو کسان اپنی پیداواری کو اول تو اُستی بدل لیگا اور چونکہ اسکو سب لینا چاہتے ہین تو پھر بلا تکلف جسکے پاس چاہی جاکر اُسی اُن چیزون سی جنکی اُسی احتیاج ہی

ہی بدلہ کرلیوےگا اگر وہ شئی بآسانی تقسیم ہوسکے تو وہ اُسکی حصہ کرکر بآسانی
جسقدر کوئی شئی لینی چاہے لیلیوے —
ہونا کسی ایسی شئی کا مزدور کی حق مین کسان کے نسبت سے بہت زیادہ موجب
فایدہ کا ہی اس صورت مین وہ جس کسی آدمی کے لئے چاہی محنت کرے
اب اُسکی کچھہ ضرورت نہین کہ جسکے لئے وہ محنت کرتا ہی وہ آدمی وہ شئی
پیدا کرتا ہو جسکی اِسکو احتیاج ہی — اگر اُسی وہ شئی مختانہ مین جسکی لینی
کی سب کو خواہش ہی تو وہ باستعانت اُسکی جو چیز چاہے میسر کرسکتا ہی —
ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ جب کبھی کوئی اس قسم کی شئی بہت
رواج پا جاوی تو ہم جسقدر چاہین تقسیم محنت سی کام کرسکتے ہین — ایسی
حال مین اُسسے کچھہ فرق نہین آتا آیا مزدور سوئی بناوے یا نعل یا چاقو نشتر بلکہ
اسکا مختانہ ایسی شئی مروج مین جسی سب لیلیوین ادا کیا جاوے وہ اُسکے
وسیلہ سی اپنی واسطے خوراک اور پوشاک اور مکان مہیا کرسکتا ہی — وہ
اسکو جمع کرکر اپنی لئی مکان خرید سکتا ہی اور ہر قسم کی محنت کرنے سے بکمان
آرام اور آسایش حاصل کرسکتا ہی — فایدے کسی ایسی شئی کی
وساطت کی واسطے آسان کردینی کاروبار ادلی بدلی کی ایسی بہت ہین اور
کسی ایسی شئی کی مستعمل ہونی کی ایسی سخت ضرورت ہی کہ تمام قومون نی جو ذرا
بہی علم اور آگاہی رکھتی تہین سب سی پہلی کسی نہ کسی شئے کو اسکام کی لئی
استعمال کیا ہی — مذکور ہی کہ اُن قومون نی جو مواشی پالتی تہین اور اُنکی
دُودہ اور گوشت پر قناعت کرتے تہین بہیڑ اور بکریون کو اسکام کی لئی استعمال
کیا ہی مگر یہہ بہت ناقص وساطت تہین — تاریخ سی دریافت ہوتا ہی کہ زمانہ

سوالات

پیشین مین بیت المقدس کے اندر چاندی بطریق سکہ کے مروج تھی — یونانیون اور رومیون کے ہان ابتدا مین پیتل اور تونبا مروج تھے اور بعد ازان چاندی اور سونا اور جنکو اسی لئے قیمتی فلزات کہتے ہین اور جو زمانہ حال مین اُن سب جگہہ جہان آدمی علم اور ہنر سے آگاہی رکھتے ہین واسطے آسان کرنے کاروبار ادلی بدلی کے مروج ہین —

سوالات

(۱) کس لحاظ مین سکہ وتنا ہی موجب فایدہ کا ہی جتنا کہ سُئی یا کاتنے یا کپل بنانی کی کلین

(۲) اُس ضلع کا حال بیان کرو جہان کشتکاری ہوتی ہی اور جہان رواج سکہ کا نہین ہی

(۳) اُس ضلع کا حال بیان کرو جہان دستکاری ہوتی ہی اور جہان رواج سکہ کا نہین ہے

(۴) فرض کرو کہ کسی بڑے شہر مین رواج سکہ کا موقوف کردیا گیا تو تم اُس تبدیلی کو بیان کرو جو وہان کے باشندون کے حالت مین ہوگی

(۵) بسبب موقوف ہوجانی رواج سکہ کی بیچارہ غریبون کی حالت پر کیا اثر ہوگا

فصل دوم درباب اُن اوصاف کی جنکا ہونا اُس شئی مین جو واسطے وساطت ابتدال کی مستعمل ہو پُرضرور ہی

نہایت پُرضرور خوبی اُس شئے کے جو واسطے وساطت ابتدال کے مستعمل ہو یہہ ہی کہ اُسے سب جگہہ سب آدمی اُسی کار کے لئے مستعمل ہونا چاہین — اگر ایسا حال ہو تو اُسبتے اُسکے مستعمل ہونی کی غرض بہ خوبی نکل سکے گی — ہر شخص اُسی بدلہ مین لیلیوے گا اور اسی لئی وہ ایک ذریعہ وساطت ابتدال کی ہوجائی گی — یعنی اُسکی مدد سی ہر

اوصاف اُس شئی کے جو واسطے وساطت ابتدال کے مستعمل ہو

ہر شخص بجای ایک ابتدال کرنیکے بوسیلہ دو ابتدال کے ادلے بدلے کرنیکی محنت کو فقط زیادہ خوبی سے ہی نہین بلکہ تہوڑے وقت مین بہی انجام دیو نگا — یہہ ایک اور فائدہ ہی اگر وہ سب ملک جنہین آمد و رفت ہو ویسے ایک ہی چیز کو اُنکے کام کے انجام دینی کے واسطے پسند کرین — بعضی اوقات فلز قیمتی کی بہیجنے مین واسطے ابتدال کی اسقدر آرام متصور ہوتا ہی جیساکہ اور چیزون کی مین — اسحال مین اگر ایکہی شئی ایکہی کام کی واسطے مستعمل ہو تو اُسکی کاروبار ملکی ادلی بدلون کا بہت سہولت سی انجام پاوی گا —

اگرچہ واسطے مروج کرنی کسی شئی کی ابتدال کی وساطت کے لئے یہہ ضروری کہ اُنسے سب آدمی اس کام کی لئی پسند کرین مگر یہہ بات ظاہر ہی کہ کسی خاص شئی کو جب تک اسمین کچہہ خصوصیت ذاتی اس کام لئی مستعمل ہونی کی نہوگی تب تک اُسی سب آدمی اُس کام کی لئی نہین پسند کرین گے — اسیلئی اب ہمکو دریافت کرنا چاہیئی کہ وہ کونسی اوصاف ہین جنکی سبب سی کوئی شئی ضرور اسکام کی لئی مستعمل ہونی کی لائق ہوسکتی ہی — اوّل چاہیئی کہ اُسکی پیدا کرنی کی لاگت مین نہایت ہی کم کمی بیشی ہوا کرے اگر سونی اور چاندی کی پیدا کرنیکی لاگت مین اُسی قدر کمی بیشی ہوا کرے جیسا کہ اناج کے مین تو وہ ہرگز بطور سکہ کی مروّج نہوتی — ہم ایک اچہی موسم مین ایک دن کی محنت سی تین دفعہ زیادہ اناج پاسکتی ہین بہ نسبت کہ ایک موسم کال کی مین — دوم اس چیز کا بہت بہاری مول ہونا چاہیئی یعنی وہ قد مین تو چہوٹی ہو مگر اسکی بیش قیمت بنانی مین محنت بہت صرف کی گئی ہو — واسطے بہم کرنی ایک تولہ سونی کی کئی دنون کی محنت مطلوب ہی مگر اتنی ہی دنون کی محنت سی اتنا لوہا بہم ہوسکتا ہی جتنا ایک

آدمی سے اوٹھایا جاوے اسیلئے ایک چھوٹی مقدار سونے کے گویا کئی دونون کی محنت ہی جو چھوٹی قدمین جمع ہی اسکے سبب سے بہت محنت جو مال کو ایک جگہہ سے دوسرے جگہہ نقل کرنے مین پڑتی ہی بچتی ہی۔ سیوم وہ ایسی شے ہو جو بد ون نقصان قیمت مین کہتی کی حصون مین تقسیم ہوسکے۔ جواہرات بہت بیش قیمت ہوتے ہین مگر انکی ٹکڑی ہونی سے انکی قیمت بہت گہٹ جاتی ہی اور اگر انکی ایک دفعہ ٹکڑی ہو جاین تو وہ پہر ہرگز نہین جڑسکتے۔ چہارم وہ ایسی شے ہو کہ اور چیزون سی بآسانی ممیز ہوسکے۔ اسکا رنگ اور وزن اور چمک ایسی ہونی چاہین کہ ہر کوئی جو اسکی صورت سی کچہہ بہی واقف ہو فی الفور مصنوعی کو غیر مصنوعی سے ممتاز کرسکے۔ پنجم وہ ایسی ہو کہ وہ نہایت کم خراب ہووے اور بگڑ جاوے اگر وہ مثل نباتی یا حیوانی پیداواری کے ہوگی تو وہ بگڑ سکے گی اور ظاہر ہی کہ اُسی کوئی نہین رکہنا چاہی گا کیونکہ اسکی قیمت کم ہوجائی گی اور بیشک اُسی بہت کم آدمی بدلے مین لیوین گے۔ ششم چونکہ ہم بعض اوقات چہوٹی ابتدال کرتی ہین اور بعضے اوقات بڑے اسی لئے یہہ موجب آرام کا ہی کہ ہم دو قسم کی چیزون کا استعمال کرین ایک انمین سی نسبت دوسرے کی زیادہ قیمتی ہو تاکہ جب کبہی استعمال کرنا ایک کا بسبب بہاری ہونی کی موجب تکلیف کا ہو تو دوسرے کو کام مین لاوین اور نقل کرنی کے غیر ضروری محنت سے بچین یہی بڑی صفتین ہین جنکا ہونا اُس شے مین بہ ضرور ہی جسکو ہم واسطے وساطت ابتدال کی مستعمل کرنا چاہین اب ہم کہتے ہین کہ چاندی اور سونی مین یہہ سب اوصاف پائی جاتی ہین وہ اُن سب چیزون مین سی جنسی ہم آگاہ ہین بیش قیمت ہین — ان دونو چیزون کی

چیزون کے پیدا کرنے کی لاگت سب کو خوب معلوم ہی کہ ہمیشہ یکسان رہتی ہی وہ
نہایت چھوٹے حصون مین تقسیم ہوسکتی ہین اور کہ بعد تقسیم ہونیکے انکے
حصّے بغیر نقصان کے بہی شامل ہوسکتے ہین انکا رنگ اور وزن ایسے ہین
کہ بوقت دیکہنے کے انکو اور اشیا سے بآسانی تمیز کرسکتے ہین وہ
ایسی نہین ہین کہ فرسودہ ہوکر بگڑ جاوین وہ ایسے ہین کہ زمانہ دراز
تک دہرے رہین اور ذرا بہی انکی قیمت مین فرق نہ آوے اور انکی
ثمنین ایسی متناسب ہین کہ ایک انمین سے بڑے ابتدال کے واسطے
مستعمل ہوسکتی ہی اور دوسرے چھوٹون کے لئی — اسلئی یہہ کچھہ عجب
بات نہین ہی کہ یہہ چیزین پہلے زمانون مین جب علم اور ہنر رواج پانے
لگی اُس کام لئے مستعمل ہوئین اور انکا رواج سب ملکون مین ہوا اور
ان کی طلبگاری اس کام کے انجام دینی کے واسطے اس زمانہ تک زیادہ ہوتی
جاتی ہی — یہانسی ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ مانند کسی اور آلہ کی سونا اور
چاندی واسطے وساطت ابتدال کے اسلئے مستعمل ہوتی ہین کہ انسی یہہ کام
بخوبی انجام پاتا ہی — آدمی زمین کہودنے کے لئے ہل کو اسواسطے
کام مین لاتی ہین کہ اسکی نسبت اور آلہ کی یہہ کام اچہی طرح انجام پاتا ہی یعنی
زمین بسہولت کہودی جاتی ہی — وہ سکہ کو اس سبب سے واسطے سہل کرنے
ادلی بدلون کی استعمال کرتی ہین کہ اسکی وسیلہ سی ادلی بدلی بہت کم دقت اور
بہت تہوڑی محنت سی وقوع مین آسکتی ہین — آدمی ہل کو اپنی آپ بدون
حکم سرکار کے استعمال کرتی ہین اور چاندی اور سونی کو بیشتر اسبات کی کہ
سرکارسی حکم جاری ہو واسطے وساطت ابتدال کی کام مین لاتی ہین گو سرکار منع کریا جاری

دیتی وہ بیل کو ضرور زمین کہودنے کے واسطے مستعمل کرتی اور علی ہذا القیاس سونے اور چاندی کو بہی واسطے وساطت ابندال کے ۔ یہانسی واضح ہوتا ہی کہ اگر ہم رعایت اُن بری اصول کے جو اس مطلب سے متعلق ہین کرین تو استعمال مین انا سونی چاندی کا مزاحمت اور مداخلت سرکار کی سی انتہا ہی باہر ہی جنبا کہ اور آلات کا ۔ آدمی انہین فقط اسیلئی استعمال مین لاتی ہین کہ اسمین اونا فایدہ منتصور ہی اور نہ کسی اور باعث سے

سوالات

(۱) اسکی وجہ بیان کرو کہ وہ شئی جسکو سب آدمی واسطی وساطت ابندال کے پسند کرین بخوبی سکہ کا کام کر سکے گی ۔

(۲) کوئی شئی نباتات مین سے کس لئی سکہ کا کام نہین کر سکتی ۔

(۳) فرض کرو کہ سونا اور چاندی کی پیدا کرنی کی لاگت مین بہت کمی بیشی ہو سکتی ہی تو اسکی سبب سے کیا وہ سکہ کا کام نہین کر سکین گے

(۴) تاریخ مین لکہا ہوا ہی کہ لائی کرگس نے یہہ حکم جاری کیا کہ سپارٹا مین لوہی کا سکہ جاری ہو اب ہم پوچھتے ہین کہ ایا یہہ دانائی کی بات تہی یا بیوقوفی کی ۔ ایک ایام مین رومیون نے بیل کو سکہ کی عوض مین کام مین لایا اب ہم سوال کرتے ہین کہ اس زمانہ مین ہم ایسا کام کیون نہین کر سکتے

(۵) موتی اور ہیرے سکہ کی عوض مین کیون مستعمل نہین ہو سکتی ۔

(۶) فرض کرو کہ چاندی اور رانگ ایک ہی رنگ اور ایک ہی وزن کی ہتی تو کیا اسبات سی چاندی سکہ کی کام مین نہین آسکتی ہی اور کیون ۔

X لائی کرگس Lycurgus. سپارٹا Sparta.

سوالات

(۷) فرض کرو کہ چاندی اور سونے میں مثل لوہے کے زنگ لگ سکتا تو کیا اُس صورت میں بھی وہ اسیقدر سکہ بنے کی لایق ہوسکتی جتنا کہ حال میں — اور اگر نہیں ہوسکتی تو کیوں اپنی جواب کو مثال دیکر خوب بیان کرو —

(۸) اگر چاندی اور سونا نہیں پائی جاتی تو اسکی علوم اور فنون کی ترقی پر کیا اثر ہوتا

(۹) فرض کرو کہ اگر سرکار کوئی قانون دربابِ سکہ کی نہیں جاری کرتی تو چاندیے اور سونے کے مستعمل ہونے پر کیا اثر ہوتا —

(۱۰) آدمی بیل کو خاص واسطے اپنی فایدہ کے اور آرام کے مستعمل کرتے ہیں اور وہ سکہ کو بھی اسیطرح استعمال میں لاتے ہیں مگر ہم تمسے سوال کرتی ہیں کہ ان دونوں صورتوں میں کچھہ فرق ہی —

(۱۱) اگر ہم مویشی اور بکریوں کو ایک وساطت واسطے انتدال کی مقرر کرتی تو اسے ہمکو کیا تکلیف ہوتی —

(۱۲) حضرت ابراہیم نے واسطے ایک قبر پر منصرف ہونی کی چاندی دی تھی جکا اسوقت میں سوداگروں میں رواج تھا ہم تمسی پوچھتی ہیں کہ یہہ رواج کونسی سرکار نے مقرر کیا تھا —

(۱۳) فرض کرو کہ کوئی نئی شئی ایسی دریافت ہوجاوے جسے کاروبار انتدال زیادہ خوبی سے بہ نسبت سونے اور چاندی کے انجام پاسکے تو کیا غالب ہی کہ وہ شئے رواج پا جاتی —

(۱۴) کیا اسکی مروج کرنے کے واسطے سرکار کو مداخلت کرنی پڑیگی —

فصل سیوم بیچ بیان چند بڑی بڑی امور کے جو استعمال سکہ سے متعلق ہین

اوّل قیمت ابتدالی زر رایج کی اُس شئی کے قیمت ابتدالی کی برابر ہوتی ہی جو اُسسے بدلی جاتی ہی اسسے ہماری یہہ مراد ہی کہ بوقت مبادلہ کرنے کے گیہون او رچاول اور لوہی وغیرہ کو زر رایج سی ہم بعینہٖ وہی کام کرتی ہین جیسا کہ اور اونی بدلون کی صورت مین ہم اس صورت مین بہی اُسے اصل یعنی محنت کو محنت سی بدلنی پر عمل کرتے ہین — اگر ہم دہلی مین دو تولہ چاندی کو ایک پلہ میدہ سے بدل لیوین تو ونہی ہی محنت چاندی کو بہم کرنے اور دہلی تک لانی مین کرنی پڑتی ہی جیسا کہ میدہ کو تیار کرنی اور یہان تک لانی مین ہوتی ہی ایک تولہ سونی کی پیدا کرنیمین قریب سولہ دفعہ زیادہ محنت صرف ہوتی ہی بہ نسبت کہ ایک تولہ چاندی کے پیدا کرنے مین اور اسیلئی سونا قریب سولوین حصہ چاندی کی میدہ کی عوض مین ملتا ہی — لوہا چاندی کے نسبت سی بہت کم لاگت کو پیدا ہوتا ہی اور اگر لوہی کا رواج ہوتا تو اسیقدر زیادہ لوہا بدلے مین ملتا جتنا کہ اسکی پیدا کرنیمین زیادہ سہولت ہی — جب کبہی کوئی آدمی اپنی پیداواری کا معاوضہ چاندی یا سونی سی کرتا ہی اُسسے خوب معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایسی شئی لیتا ہی جسکی قیمت اصلی اسیقدر ہی جتنی اُس شئی کی تہی جو اُسنی دیدالی ہی اور چونکہ کوئی شخص اُس شئی کو اسکی نسبت سی سستی نہین دیسکے گا اسیلئی وہ اسکی عوض مین اُسی قدر مال بہم کرسکتا ہی جتنا کہ اُسسینے پہلے اسکے حاصل کرنیکو دیا تہا — دوم چونکہ مبادلہ کرنیکے وقت قیمت زر رایج کی برابر قیمت اُس جنس کی ہوتی ہی جو اسکے سات بدلی جاتی ہی تو چاہیے تہا کہ ایک شہر مین جس قدر مول کے جنسین ہوتین

ہوتین اسی قدر زر رایج ہی ہوتا مگر ہم پاتی ہین کہ سب لوگون کی کل مال مین سے
سکہ یا زر رایج ایک چھوٹا حصہ ہوتا ہی اسسے دریافت ہوتا ہی کہ شاید تھوڑے
سکہ سی بہت ادلی بدلی ہوسکتی ہونگی — یہہ امر واقعی ہی کہ تھوڑی سکہ سی
بہت ادلی بدلی ہوسکتے ہین اور دلیلین اسکی یہہ ہین —

پہلے چونکہ ساری جنسون کا ادلا بدلا ایک ہی وقت مین نہین ہوتا ہی تو اسیلیے
ایک خاص مقدار سکہ کے سے اولٹ پلٹ کی بہت سے شمار ابتدال ہوسکتے ہین
دوسرے اکثر ادلی بدلی اور خصوصًا بڑی بڑی جنسون مین ہوتے ہین اور
اسیلیئ اُتنے سکہ کی ضرورت ہوتی ہی جو برابر فرق اُن جنسون کی قیمتون
کی ہو توضیح اسکی یون ہی فرض کرو عمر اور زید دو سوداگر ہین اب اگر عمر
زید سے سو روپیہ کا کپڑا لیوی اور زید عمر سی نوی روپیہ کا ناج تو ظاہر
ہی کہ اِس صورت مین کل دس روپیہ کی ضرورت ہی کیونکہ زید کو کل صورت
سکہ مین دس روپیہ عمر کو دینے ہین — مثال دوسری فرض کرو دو اگر
ہین ایک انمین سی شراب بیچتا ہی اور دوسرا کپڑا شراب والا کپڑے والے
سی کپڑا لینا چاہتا ہی اور کپڑے والا شراب والے سی شراب جب سال تمام
یا ششماہی ہین وہ اپنا حساب کتاب کرتے ہین اور اگر اُن دونوں کا مال
برابر ہوتا ہی تو انہین کچھہ نہین دینا پڑتا اور اگر ایک کا مال دوسری کے
مال کی نسبت سی زیادہ ہوتا ہی تو وہ شخص جسنے کم مال دیا ہی اور بہت لیا ہی
دوسری کو اس قدر سکہ یا مال دیتا ہی جو برابر اُس زر کی ہو جو اُسکی بدی
جانب نکلا ہو — سوم اگر بیان بالا درست ہو تو یہہ بھی ظاہر
ہی کہ ایک بستی مین جہان کوئی خاص تعداد ادلی بدلی لوگون کی ہونی چاہئی وہان

ایک خاص اندازہ کسی چیز کی قدر کا سکہ کی صورت مین ہونا ضرور ہی تاکہ ادلی
بدلی ہو سکین ہمنی تید کسی چیز کی قدر کی اسلئی لگائی ہی کہ درصورت ادلا بدلا کیا
جانیکی حقیقت مین ابتدال قدر ایک شئی کا دوسری شئی کی قدر سی کیا جاتا ہی
۔ فرض کرو کہ ابتدال تعدادی دس ہزار روپیہ کی ہر روز کئی جاوین اور قدر
پانچ ہزار من گیہون کی یا ایک ہزار من کہانڈ کی واسطے عمل مین آنی ابتدالون
مذکور کے ضرور رہی اب اگر یہہ اندازہ قدر کا روپیہ کی صورت مین اسباب کے
لئے کام مین لایا جاوے تو اسقدر زیادہ روپیہ کی ضرورت نہین ہووی گی
اور اگر اُس قدر روپیہ سے کچھہ اور زیادہ استعمال کرین تو وہ محض بیکار رہیگا
اگر لاگت روپیہ کی پیدا کرنے کی گہٹ جاوے تو نسبت سابق کے زیادہ
روپیہ بیچ مین ہوگا مگر اُس ساری کی قدر کچھہ پہلی کی نسبت سے زیادہ نہین
ہوگی اس صورت مین یہہ ممکن ہی کہ دو روپیہ کی اوتنی ہی قدر ہو جتنی پہلی
ایک کی تہی اور اب دو روپیہ سے وہ ادلی بدلی انجام پاوین گے جو پہلے
ایک سے ہوتے تہے اگر اور سبب جگہہ لاگت پیدا کرنے قیمتی دہاتون کے
پہلی ہی سے رہی اور کسی باعث سی یہان اُنکی بہت مقدار بہ نسبت کہ
اُنکی احتیاج ہی آجاوے اور تعداد ادلی بدلون کی پہلی ہی سی رہی تو
یہان روپیہ مقدار احتیاج سی زیادہ ہو جایگا اور وہ لوگ جنکی پاس
یہہ روپیہ ہوگا بوقت خریدنی اجناس کی ایک دوسرےکی ضد مین زیادہ
روپیہ دیوین گے اور قیمت اجناس کی زیادہ ہو جاوے گی اور نئی نئی اشیاء
معاوضہ کے لئے پیش کی جاوین گی اور چونکہ روپیہ بہت افراط سی ہوگا اور
وہ نسبت اور اشیاء کے سستا ہوگا تو خریدار اسکو بدلہ مین دین گی اور بایع

اور بائع بھی اپنے جنسون کو بجای کسی اور چیز سے بدلہ کرنیکے اُسی سی معاوضہ
کرین گے یہہ حال تب تک رہیگا کہ سارا فضول روپیہ صرف ہو جاوے اور
سکہ فقط اتنا رہجاوے جتنا کہ واسطے سرانجام دینی ابتدال ضروری کے کافی ہو
برعکس اسکی اگر اجناس زیادہ پیدا ہونی لگین اور تعداد
ادلی بدلوں کی بھی اُسی اندازہ سے زیادہ ہو جاوے تو وہ سکہ جو پہلے
واسطے سرانجام دینے کار ابتدال کے مستعمل تھا کافی نہین ہوگا اور اسلئی اُسکی
قیمت گران ہو جاوی گی یعنی قیمت اجناس کی سستی اگر قیمت اجناس کی ارزان
ہو یعنے اگر غیر ملک کے آدمی اتنے روپیہ کے عوض مین یہان سے بہت مال
بہم کر سکین تو وہ بجائے اور چیز کے روپیہ لائین گے اور اُسے یہان
کی چیزون سے بدل لین گے اس حال مین پھر قیمت چیزون کی گران ہونے
لگے گی یعنی اُس قدر روپیہ جتنے کی احتیاج ہی غیر ملکون سے آجاویگا اور اسطرح کمی
پوری ہو جاوے گی اسطرح ہمکو معلوم ہوا کہ جس جگہہ روپیہ زیادہ
ہو یعنی وہ اس مقدار سے جو واسطے انجام دہی کار ابتدال کے مطلوب ہو بڑہتی
ہو تو وہ اور ملکون مین چلا جاوے گا اور بجای اسکی اور چیزین آجاوین گی
اور یہہ حال تب تک رہیگا کہ روپیہ مقدار احتیاج کے برابر ہو جاوے —
خلاف اسکی اگر وہ مقدار احتیاج سے کم ہو یعنے اسکی قیمت بہ نسبت اور
اشیا کے مول کی گران ہو تو وہ اور ملکون سے کہنچکے یہان آتا جاویگا
جب تک کہ مقدار احتیاج کی برابر ہو جاوے — اسطرح جب کبھی کسی اتفاق
سے روپیہ کی قیمت مین اختلاف واقع ہوتا ہی یعنی اسکی قیمت اجناس کی
قیمت سے سستی یا مہنگی ہو جاتی ہی تو وہ ہمیشہ ایک ملک سے دوسرے مین

نقل کیا جاتا ہی اور اسکی قیمت اپنی آپ اور جنسون کی مول سے نسبت برابری
کی حاصل کرتی ہی چہارم ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ مسالہ
پیداواری زمین کی رسمی حالتون مین بالضرور بہت جلد زیادہ ہوتی جاوے
گی اور اگر وسایل نقل کرنے اسباب کے اضلاع اندرونی کسی ملک مین
اور غیر ملکون مین بہی روز بروز جیساکہ علم اور ہنر زیادہ ہوتے جاوین بڑہ
جاوین تو ظاہر ہی کہ تعداد ادلے بدلون کی بہی ہر برس زیادہ ہوتی جاویگی
— اگر مقدار سکہ کے اتنی ہی رہے جو دس برس پیشتر تہی تو جیساکہ تعداد
ادلی بدلون کی زیادہ ہو جاوے گی ضرور ہی کہ ہر ابتدال تہوڑے مقدار سکہ
سے انجام پاوے یعنے قیمت سکہ کی گران ہو جاوے اسکی یہہ معنی
ہین کہ قیمت اور اشیا کی سستی ہووے گی یعنے سال بسال قیمتین اجناس
کی سستی ہونے لگین گی — برعکس اسکی اگر تعداد ادلی بدلون کی بہی
زیادہ ہو جاوے اور فلزات قیمتی یا سکہ زیادہ اُس اندازہ سے جو واسطے انجام
دہی کار اس ابتدال کی مطلوب ہو بیچ مین آجاوے تو ضرور ہی کہ قیمت
سکہ کی آہستہ آہستہ کم ہونے لگے یعنے قیمت اور چیزون کی بڑہ جاوے
قصہ کوتاہ جب کبہی پیدائش اشیا کی اور اسکی سبب سے تعداد ابتدال
کی بہت جلد بہ نسبت پیدائش فلزات کے بڑہتی ہی تو سکہ ضرور گران
ہو جاتا ہی یعنی قیمت اور جنسون کی سستی ہو جاتی ہی خلاف اسکی جب
کبہی فلزات قیمتی نسبت اور چیزون کار آمدنی کے بہت جلد اور افراط
سے پیدا ہونے لگتے ہین تو قیمت سکہ کی گہٹ جاتی ہی یعنی قیمت
اور جنسون کی گران ہو جاتی ہی — جب امریکای جنوبی مین کانین دریافت

دریافت ہوئین تو اُس اثنا رمین فلزات قیمتی بہت جلد اور افراط سے پیدا ہوتے تہے مگر اور چیزین جنسے انکا معاوضہ ہوتا اُسی قدر جلدی اور افراط سے نہین پیدا ہوتی تہین نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ قیمت سکہ کی گہٹ گئی یعنی جنسون کے عوض مین نسبت پیشتر کی زیادہ روپیہ ملنے لگا اور یہہ جب تک رہا کہ ملک مذکور مین بہ سبب مشکل سے کہودا جانے کانون کی پیدائش فلزات قیمتی مین قصور واقع ہوا یہانسے ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ فلزات قیمتی یا سکہ کی قیمت مین بہ سبب رسد اور خرچ کے اُسی قدر فرق واقع ہوتا ہی جیسا کہ اور پیداواریون کے صورت مین یعنے اگر سکہ مقدار احتیاج سے زیادہ پیدا ہو جاوے تو اسکی قیمت سستی ہو جاوے گی اور اگر کم تو اسکی قیمت بڑہ جاویگے اور سبب اسبات کا کہ کیون متوسط قیمت فلزات قیمتی کی مدت سے قریب ایک ہی سی رہتی آئی ہی یہہ ہی کہ لاگت انکی پیدا کرنے کی بہ نسبت لاگت پیدا کرنے اور چیزون کے مدت سے ایک ہی سے رہی ہی اور ہمکو یہہ بات بہی دریافت ہوتی ہی کہ اختلاف رسد اور خرچ فلزات قیمتی کا بہی اپنی آپ مثل اور چیزون کی درست ہو جاتا ہی۔

سوالات

(۱) اسکا کیا سبب ہی کہ واسطے ایک گز بانات کے تین یا چار روپیہ دینے پڑتے ہین اور واسطے تین چار گز زردئی کے کپڑی کی فقط ایک ہی روپیہ

(۲) اسکا کیا باعث ہی کہ حال مین بہت تہوڑا روپیہ ایک گز کپڑی کے واسطے دینا پڑتا ہی بہ نسبت کم دس برس پیشتر دینا پڑتا تہا۔

(٣) فرض کرو کہ ایسی کانین دریافت ہوئین جنمین سے سونا اُتنی ہی مول کو دست یاب ہو سکتا ہی جتنے کو چاندی تو تم بتلاؤ کہ اسّی سونی کی قیمت پر کیا اثر ہوگا۔

(٤) بموجب سوال بالا کے بتلاؤ کہ کتنا سونا ایک پلہ میدہ کے لئے دینا چاہیئے اگر بہاؤ میدہ کا فی پلہ تین تولے چاندی ہووے۔

(٥) فرض کرو کہ آج کل کہاند فی من بیس روپیہ بکتی ہی اب اگر کوئی اچھی ترکیب کان کہودنے کی معلوم ہو جاوی اور اسکی سبب سے پانچ برس کے بعد تمام جہان مین دو چند مقدار چاندی کے نسبت اس زمانہ کی ہو جاوے تو پانچ برس کے بعد فی من کہاند کتنی چاندی کو بکے گی۔

(٦) فرض کرو کہ تعداد ادلے بدلون کی اب کے وقت سے کچھہ زیادہ ہو تو قیمت چاندی مین کیا فرق آوے گا۔

(٧) فرض کرو کہ کسی باعث سے سکہ یا فلزات قیمتی اور پیداواریون کی نسبت سے بہت زیادہ ہو گئی تو اسّے قیمت سکہ اور اور اشیاؤ کے مول پر کیا اثر ہوگا

(٨) فرض کرو کہ کسی باعث سے سکہ مقدار احتیاج سی کم ہو گیا تو تم بتلاؤ کہ اسّے اُسکی اور چیزون کی قیمت پر کیا اثر ہوگا۔

(٩) کیا سکہ کے سستے ہونے مین کچھہ نفع ہی اور اگر کچھہ ہی تو اُسے بیان کرو

(١٠) اگر سکہ گران ہو مگر وہ اتنا ہو کہ اُسے انصرام کار ابتدال کا ہو جاوے تو کیا اسمین کچھہ نقصان ہی۔

(١١) فرض کرو کہ ایک خاص مقام مین نسبت گرد نواح کے ملکون کی قیمت اشیاؤ کی سکہ کی صورت مین بہت گران ہی یعنی وہان سکہ کم قدر ہی تو بیان کرو

کرو کہ یہہ اختلاف کیونکر دور ہو ویگا اور بہاؤ سب ملکون مین کیونکر طرف برابری کے میل کرے گا —

(۱۲) فرض کرو کہ ایک خاص مقام مین نسبت گردگی ملکون کے قیمت اجناس کی سکہ کی صورت مین سستی ہی یعنے تہوڑے سے سکہ سے بہت مال دستیاب ہوتا ہی تو بیان کرو کہ کسطرح سے ان سب مقامون مین بہاؤ برابر ہوجاوے گا

فصل چہارم بیچ بیان اسباب کے کہ کیون اور کسقدر سرکار کو سکہ کے بنانے اور رواج دینی مین دخل دینا چاہئے

اگر اصول مذکورۂ بالا درست ہون تو اُن کے بموجب ہر آدمی کیون اپنی آپ سکہ نہ بنادی اور کیون سکہ کو فقط سرکار ہی بناوے اور نقوش سرکاری اُسپر ثبت کرے اور اگر کوئی غیر آدمی سکہ پر نقش بناوے تو وہ کیون مجرم قرار دیا جاوے — اس فصل مین ان سب سوالون کی جواب بیان ہون گے — واضح ہو کہ اگر ہر آدمی بدرجہ کمال دیانت دار ہوتا اور طریقہ سونا اور چاندی پگلانی اور صاف کرنے سے بخوبی واقفیت رکہتا اور سب روپیہ وغیرہ کو قد اور وزن مین یکسان اور مساوی بناتا تو وہ بہی اُسیقدر لایق سکہ بنانی کی ہوتا جیسا کہ سرکار مگر چونکہ ہر آدمی بدرجہ کمال دیانت دار نہین تو اسحال مین اگر سب کو اجازت سکہ بنانی کی دیجاوے تو ضرور ہی کہ ہر روپیہ کو جو ہمارے ہات لگی آدمی ہم اُسے تول اور پرکہہ لین اور اسلیئے ہمکو بہت کامل کیمیا ساز ہو جانا چاہئے یعنی ہمکو ایسا

ہونا چاہیئے کہ زر کو ہات مین لیتے ہی تبلا دین کہ اسکا اتنا وزن ہی اور اتنی کا
مال ہی یہہ ایک بڑی وقت کا کام ہی اور اس طرح بیتک بہت آدمی دغا
اور فریب کہا جا دین گے — اگر ہر آدمی کو اجازت سکہ بنانے کی ملجاوے
تو ضرور ہی کہ ایک افسر اسکو دیکہی اور اُسپر نقش کروا وے تا کہ
معلوم ہو جاوے کہ وہ مال مین کہرا ہی اور اسکا وزن بہی صحیح اور مناسب
ہی اور چونکہ اسطرح سکہ کے تیار کروانے مین ایک بڑا درد سری ہی
تو اسیلیے سرکار منصرم ٹکسال مقرر کرتی ہی جو بموجب قوانین مروجہ
کے تمام فلزات قیمتی کو جو انکی پاس لائی جاتے ہین صاف کروا تے
ہین اور انکی بہت صحت اور درستی سے ٹکڑے ٹکڑے کروا کی سکہ شاہی
سے منقش کروا دیتے ہین اور یہہ اسواسطے ہوتا ہی کہ عوام کو خوب
معلوم ہی کہ یہہ سکہ مال مین کہرا اور وزن مین پورا ہی مثلاً سب
جانتے ہین کہ چہرہ شاہی روپیہ مین کسر سے زیادہ گیارہ ماشے چاندی
ہوتی اور کسر ہی کم ایک ماشہ تانبا تو اب جب کبہی ہمارے پاس
چہرہ شاہی روپیہ ہو ویگا تو ہم بدون اُٹہانی تکلیف جانچنے اور
پرکہنے کے جان لین گے کہ ہمارے پاس گیارہ ماشہ چاندی ہی
اگر ہم آپ سکہ کو پرکہین تو ہمین ہرگز اسقدر خوب دستگاہ نہوگی
جو منصرم ٹکسال کو ہوتی ہی — واسطے بخوبی سمجہہ مین آنے
بیان بالا کے یہان ایک مثال لکہی جاتی ہی فرض کرو کہ ایک سوداگر
نے کچہہ اسباب افریقہ* کو بہیجا اور اسکو سونے کی خاک سے بدل ڈالا یا اپنے

---

* افریقہ . Africa

یا اُس نے کچھہ اسباب امریکای* جنوبی کو بہیجا اور اُسی لوہی کی سلاخ مین بدل ڈالا
یہہ سوداگر اگر چاہی تو اپنی سونی یا چاندی کو بدون بدلنے کے سکہ کی صورت
مین اُس آدمی کی معاوضہ کر ڈالی جو اُسے لینا چاہی مگر اُس صورت مین
مشتری کو اُسے تولنا اور پرکہنا پڑیگا لیکن اگر مالک بجای یون فروخت کرنے
کے سکہ کی صورت مین بدلنا چاہی تو وہ منصرم ٹکسال کی پاس اُسے
لیجاوے اور وہ اُسے بموجب قوانین مجاریہ کے صاف کر ڈالیگا اور ٹکڑی
ٹکڑی کر کر چھاپ سرکاری سے منقش کر کے اُسکے حوالہ کر دیگا اب
مالک اپنی مال کو چھاپی سکہ کے مستعمل کر سکتا ہی یعنی ہر آدمی اُسے بی دہرک بدون
تولنی اور پرکہنی کی لیلوی گا یہہ بات ہمنی قبول کی کہ سرکار نے
اختیار سکہ کی بنانی کا اپنی قبضہ مین لیلیا مگر ہمکو اب یہہ دریافت کرنا چاہیئے
کہ اُسے کن اُصول پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ یہہ کام بخوبی انجام پاوی —

اوّل منصرم اسکام کو لازم ہی کہ وہ ہر طرحکی خبرداری کرے کہ سکہ ایکطرح کے
کہرے مال کا بنایا جاوے ورنہ ہماری پاس کوئی وسیلہ دغا اور فریب سے
محفوظ رہنی کا نہ رہیگا اور ہمکو ہر وقت سکہ پرکہنا پڑیگا

دوم ایک قسم کا سکہ یعنی روپیہ اور اٹھنی اور چونی وغیرہ الگ
الگ سب ایک ہی وزن کی ہون ایسا نہ ہو کہ کچھہ روپیہ تو بارہ ماشہ کے
ہون اور کچھہ گیارہ کی اور کچھہ تیرہ کی سب ایک وزن کی ہونی چاہئین ورنہ
نقصان مذکورہ بالا عاید ہونگی —

سیوم سکہ ایسے ڈر کا بنایا جاوے کہ اُسکے ادلا بدلا کرنے مین بہت

* امریکا America

سہولت ہو جاوے اور اسکو بسہولت تمام شمار بہی کر سکین۔
چہارم ۔۔ ایسے قد اور صورت کی ہونی چاہین کہ انکو بآسانی گن بہی لین
اور غیر ملکون مین بسہولت تمام نقل بہی کر سکین۔
پنجم اُن پر ایسے نقش بنانی چاہین کہ انکو جعلی بنانا بہت مشکل پڑے اور اُن پر
ایسے نقش کاری کرنی چاہئی کہ کہین سے سوراخ کر کی انہین کہوٹ ملایا
جاوی اگر کوئی ایسا کار بد کری بہی تو صاف معلوم ہو جاوے کہ وہ
کہوٹی ہین اور فلانی مقام سے آمیزش کہوٹ کی کی گئی ہی۔
سکہ بنانی کی باب مین یہی بہت بڑی باتین ہین جن پر اہالیان سرکار کو بہت
غور او رفکر کرنا چاہئی۔ لوگ اد لا بدلا کو نہین سکہ کا اسواسطی
استعمال کرتی ہین کہ اُسے سہولت حاصل ہووی اور سرکار پر سکہ بنانی مین
اسواسطی اعتماد رکہتی ہین کہ انہین اپنی کاروبار مین اور بہی سہولت ہو جاوے
۔ سکہ بنانی مین لوگ سرکار کو سوای امور مذکورہ بالا کی کچہہ اور اختیار
نہین دیتی ہین۔

سوالات

(۱) اگر ہر آدمی اپنی واسطے آپ ہی سکہ بناتا تو اسکا کیا نتیجہ نکلتا اپنی جواب کو
مثال دیکر واضح کرو۔
(۲) فرض کرو کہ لوگ سکہ تو آپ بناتی مگر ایک افسر سرکاری اس پر نقش کر دیتا
تو اسطحکے بند و بست سے کیا خرابی عائد ہوتی۔
(۳) اُن فواید کو بیان کرو جو سکہ بنانی کی اختیار کو سرکار کی ہات مین
سپرد کرنی سے نکلتے ہین۔

(۴) کیا اس اختیار کو سرکار کو دینے سے اُسی سکہ پر کچھہ اقتدار حاصل ہو جاتا ہی
(۵) فرض کرو کہ کچھہ سکہ تو خالص تہا اور کچھہ ناقص تو اُسسے کیا خرابی نکلتے
(۶) کیا سکہ پر سرکاری چہاپ ہونے سے وہ سب صحیح اور اچھے نہین ہو سکتے۔
(۷) فرض کرو کہ بعضے سکے نصف وزن کی اُس وزن سے ہین جو قانون سے قرار پایا ہی اس صورت مین ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ بسبب ہونے سرکاری چہاپ کے اُسپر قیمت اُسکی کیا اسقدر رہ جاوے گی جبکہ درصورت کامل وزن ہونے کے ہوتے۔
(۸) فرض کرو کہ سکہ کی صورت چہوٹے چہوٹے کرون یا گولیون کی ہوتی تو اسمین فائدہ ہوتا یا نقصان اور کیون۔
(۹) اگر اچہے کاریگرون ملک سے بہت زیادہ مزدوری دیکر سانچے واسطے چہاپہ کرنے روپیہ کی بنائے جاوین تو اسمین کیا فائدہ نکلتا ہی اور کیا وجہ ہی کہ بغیر چہاپہ کیا جانیکے انسے ایسی کاربراری نہین ہو سکتی جیسا کہ چہاپی کی ذریعہ سے ہوتی ہی۔
(۱۰) تمنے دیکہا ہوگا کہ کنارون سب روپیون اور اشرفی وغیرہ پر چہوٹی چہوٹی لکیرین ہوتی ہین اِسسے کیا فایدہ ہوتا ہی۔

باب چہارم

درباب ابتدال کی توسیلہ رواج یابی کاغذ کے

فصل اول درباب اصل بنک یعنی کوٹھی صرافہ کے

ہمنی اب تک سکہ کو بطور وساطت دائمی ابتدال کی خیال کیا ہی لیکن ولایت انگلستان اور بعضی اور ملکون مین سارا حصہ اس وساطت کا دائمی نہین ہوتا ہی بلکہ کچھہ کاغذ کا بھی جسے یہہ جہت ویسا ہی خوبی سے کام نکل آتا ہی جیسا کہ سکہ سے اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید وہ سکہ کی نسبت سے کچھہ اچھی طرح کام انجام دیتا ہوگا کیونکہ اگر کسی شخص کو کوٹھی صرافہ سے کچھہ روپیہ لینا ہو اور منصرم کوٹھی اسکی مرضی پر چھوڑ دی کہ اگر وہ چاہے تو نقد روپیہ لے لے یا اتنی ہی قیمت کا کاغذ یعنی ہندی تو پایا گیا ہی کہ وہ اکثر کاغذ کے لینے کو سکہ کے لینے پر ترجیح دیتا ہی — ہر آدمی ایام امن مین ولایت انگلستان مین دس ہزار نقد روپیہ لینا نہین پسند کرتا بلکہ اتنی ہی قیمت کے بنک نوٹ[x] لینا چاہتا ہی — باعث اسبابات کی کہ کیون لوگ لینا بنک نوٹ کا پسند کرتے ہین اور نتایج اس امر یعنی سکہ سے بنک نوٹ کے پسند کرنیکے اب ہم بیان کرین گی اور اس باب کے اندر ہم حتی الوسع اس مطلب کو بہت بہوت سے اور عام طور پر بیان کرین گے —

اول درباب کوٹھی مال امانت کے

اگر کوٹھی صرافہ کی بہوا کری اور تمام لین دین سکہ سے انجام پا دیوے تو ضرور ہی کہ ہر سودا گر

---

[x] بنک نوٹ Bank note

ہر سوداگر بہت سکہ واسطے اجرار کاروبار تجارت کے اپنی پاس موجود رکہے اور
اسکا بڑا وقت اسکے گننے مین صرف ہوا کرنے اور اسکو روپیہ کو ایک
مقام سے دوسرے مین نقل کرنے کے اندر بہت محنت خرچ کروانی پڑتے
اور سکہ اسطرح بار بار گننے اور اوٹھانے دہرنے مین بہت گہس جائے
یہہ سب تکلیفین بسبب محنت کو بانٹ کر کرنے سے بہت آسانی
سے دور ہو سکتے ہین فرض کرو کہ چند سوداگر ملکر ایک آدمی کو اپنے
واسطے صراف مقرر کر لین اور اپنا روپیہ اسکی تحویل مین رکھہ دین تو
اب جب کبہی کسیکو ان مین سے آپسمین کسیکو کچہہ روپیہ دینا ہو تو وہ اپنے
قرضخواہ کو ایک حکم صراف مذکور الصدر پر دے دے اور چونکہ صراف اپنے
سب لین دین والون کا حساب کتاب رکہتا ہی تو وہ تکلیف روپیہ کے
گننے اور نقل کرنے سے بچ جاویگا کیونکہ وہ ایک کے نام پر آئی اور
دوسرے کے نام پر دی لکہہ دے گا یعنے وہ ایک کے نام پر تو خرچ مین لکھہ
دیگا اور دوسرے کے نام پر جمع مین درج کرے گا— اسطرح دو
چار سطرون کے لکہنے سے تمام کام انجام پا جاوے گا اس طور پر عمل
کرنے سے بہت محنت اور وقت بچین گے اور ایسی صورت مین ایک
اکیلا آدمی بسہولت تمام وہ سارا کام انجام دے سکیگا جو پچاس ۵۰ یا سو ۱۰۰
آدمیون سے انجام پاتا— یہہ بات بہی ظاہر ہی کہ اگر کئی ایسی کوٹھین ہون
اور ان مین آپسمین لین دین ہوتا ہو یعنے وہ ایک دوسرے پر چہٹین کرتے
رہین تو کچہہ ارام اور بہی زیادہ ہو جاوے گا اس لحاظ سے کوٹھی مال امانت
کی لوگون کے حق مین ویسی قدر موجب فائدہ رسی کا ہی جیسا کہ محنت بچانے

والی کلین دوم کوٹہی صرافہ کے واسطے روپیہ قرض دینے کے بہی مقرر ہوتی ہی اور یہہ کام یون انجام پاتا ہی — فرض کرو کہ پچاس آدمی ہین جنکے پاس دس دس ہزار روپیہ ہی اور جو اُسے سُود بیاض مین دینا چاہتے ہین مگر انکو اپنے آپ اسکام کے کرنے کی فرصت نہین اور انکو وہ لوگ بہی نہین معلوم جو قرض لینا چاہتے ہین اور اگر وہ انکو جانتے بہی ہین تو انکی حال اور خصلت سے واقفیت نہین رکہتے اب یہہ بات موجب فائدہ کا دونون قرض لینے اور قرض دینے والون کو ہی کہ یہہ سارا روپیہ ایسے آدمیون کے تحویل مین رکہہ دیا جاوے جو اُسے عزت دار اور متدین لوگون کو قرض دیوین اور اُنسے سُود وصول کر کے مالکانِ زر کے حوالہ کردین اس محنت کے لئے انکو محنتانہ کافی دینا پڑے گا مگر وہ مالکانِ زر کے وقت اور محنت کو بہت بچائین گے اور انکے روپیہ کو جوکہون سے محفوظ رکہین گے اور اس طرح سرمایہ والون کو تہوڑا روپیہ خرچ کرنے سے بہت فائدہ حاصل ہوگا یہہ کام اکثر یون انجام دیا جاتا ہی

فرض کرو کہ ایک کوٹہی صرافہ کے واسطے سُود بیاض مین دینے لاکہہ روپیہ کے مقرر کرنی ہی تو اب سارے روپیہ کو مثلاً ہزار حصون مین تقسیم کرسکتے ہین تو ہر حصہ سو سو روپیہ کا ہوگا اب جو چاہے اسبات کا اقرار کرے کہ مین اِن مین سے اتنے حصہ لیتا ہون یعنے مین اتنا روپیہ سُود مین چلایا چاہتا ہون اگر اُسے ہزار روپیہ اسکام مین لگانا ہو تو وہ دس حصہ خرید کرے — ان حصون کے خریدنے والے اپنی ذمہ کا روپیہ دے ڈالتے ہین اور جب سب حصہ دار روپیہ دے چکتے ہین تو ایک لاکہہ روپیہ جمع

اب جب سارا روپیہ جمع ہو چکا تو جو چاہے جمع ہو جاتا ہی — وہ قرض لیوے — زمانہ ہائے مقررہ پر تمام سُود یا فائدہ کوٹھی کا جمع ہوکر تقسیم ہوتا ہی — روپیہ حصہ کو تو راس المال یا اصل یا مول کہتے ہین اور فائدہ کو سُود — اب اگر کوئی حصہ دارون مین سے اپنا مُول یا راس المال کوٹھی سے نکالنا چاہے تو وہ کسی کے ہاتھہ اپنے حصہ کو بیچ ڈالتا ہی اور خریدنے والا حصہ دار کوٹھی کا ہو جاتا ہی یعنے وہ کوٹھی مین اتنا مال داخل کرتا ہے جو بیچنے والے نے اس مین سے نکال لیا ہی جہان کہین ایسی کوٹھیین ہوتی ہین وہان ہمیشہ اس طرح سے حصے ایک کے نام سے دوسرے کے نام پر منتقل ہوتے ہین — فرض کرو کہ ایک کوٹھی صرافے کے مقرر ہوگئی اور تم ایک ہزار روپیہ سُود پے لینا چاہتے ہو تو کوٹھی والے یا تو تمہین نقد ہزار روپیہ دے دین گے یا اپنے ہنڈیون مین ادا کرین گے جنکا روپیہ بروقت طلب کے تمہین دے دیا جاوے گا — اگر اُن ہنڈیون کا سب جگہہ ایسا خوب چلن ہو جاے کہ روپیہ کا تو تم بجاے زر نقد لینے کے انہین کو لے لوگے کیونکہ وہ بسبب کمی وزن اور چھوٹائی سے قد کے موجب آرام کا ہوتے ہین جس خیال سے تم انہین پسند کروگے وسی خیال سے سب آدمی پسند کرین گے تو کچھہ عرصہ مین کوٹھی کے کاغذ اتنے ہی مول کے جتنا کہ اسمین روپیہ تھا بلکہ بیچ بیوپار مین چلنے لگین گے یعنے تمام چلن بجاے سکہ کے ہنڈیون کوٹھی یعنے انکے کاغذات کا ہو جاوے گا — اور اس طرح کوٹھی درحقیقت کاغذ کو بجاے روپیہ کے رواج مین لاوے گی —

یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ ہنڈی مین بہی ایسی اچہی اور بیبے جوکہو ہین جیسا کہ
سکہ — فرض کرو کہ ایک کوٹہی صرافہ کے متقرر ہوگئی جسکا راس المال
لاکہہ روپیہ ہی اور اس کوٹہی نے روپیہ توتہخانون مین بند کیا اور لین
دین کاغذ مین جاری کیا — اب اگر یہہ کوٹہی دیانتدار آدمیون کو ہنڈیین
لاکہہ روپیہ کے دیوے تو وہ بہی برابر زر مقروضہ کے اقرارنامہ لکہہ دین
گے مگر کوٹہی مین ایک لاکہہ روپیہ سکہ مین بہی موجود ہوگا اور اسی سبب
سے اسکے پاس ضمانت واسطے ادائے زر ہنڈیون کے جو اس نے
لوگون کو دی ہین دو لاکہہ روپیہ کے برابر ہی یعنے ایک لاکہہ روپیہ تو سکہ
مین اور ایک لاکہہ روپیہ اقرارنامون نیک اور دیانت آدمیون کے مین
یعنے کوٹہی واسطے ادائے ایک روپیہ کے دو روپیہ کا مقدور رکہتی
ہی یعنے اگر اسکا سارا سکہ چوری جاوے تو اقرارنامہ تمام زر اُن ہنڈیون
کا جو اس نے لوگون کو دی ہین ادا کردین گے اور اگر اسکے سارے
قرضدار دیوالا نکالین تو زر ہنڈوی بمانے مذکورۃ الصدر سکہ مین سے ادا
کردیا جاویگا باوجود نہونے اس قدر ضمانت کے کوٹہی دیوالا نکالنی سے
محفوظ رہسکتی ہی اور اپنا بنج بخوبی کرسکتی ہی کیونکہ تمام ہنڈ مین جو اس نے
لوگون کو دین ہین واسطے ادائے زر کے اسکے پاس ایکہی دفعہ نہین
لائی جاوین گی اور اسی لئے کچہہ ضرورت نہین کہ اسمین زر کافی واسطے
ادائے تمام ہنڈیون کے موجود ہو — کچہہ ضرور نہین کہ اسکے سب
کے سب قرضدار ایک دفعہ دوالا نکالین اور اپنا ادائے قرض نکرین
اور اسی لئی یہہ بات ہوسکتی ہی کہ کوٹہی صرافہ کے اپنے قرضدارون سے

قرضدارون سے روپیہ وصول کر کر زرِ ان ہنڈیون اپنے کا جو انکے پاس
واسطے اداے زر کے لائی جاوین دیدیوین پہلے یہہ دریافت ہوا کہ
کوٹھی اپنا ہنج بخوبی کرسکے گی اگر اسمین اُتنا روپیہ جو واسطے اداے زر
اُن ہنڈیون کے جو انکی پاس لائی جاوین کفایت کرے موجود ہو اور اُسمین
اسقدر سرمایہ ہو کہ مالکان ہنڈوی اس امر سے مطمئن رہین کہ اگر
قرضدار کوٹھی کے اداے زر قرضہ مین کوتاہی کرین گے تو بہی زر انکی ہنڈیونکا
کوٹھی سے انہین وصول ہوجاوے گا — اگر شرایط مذکورہ بالا ملحوظ رکہے
جاین تو ہنڈیین کوٹھی کے واسطے اداے زر قرضہ یا اور کاروبار کے اسقدر
خوبی سے مروج ہوسکین گے جیسا کہ روپیہ مثلاً اگر مجھے کسی بزاز کے سو روپیہ
دینے ہون اور میرے پاس سو روپیہ کے ہنڈیین ہون تو بزاز بے عذر
وحیلہ انہین بعوض اپنے روپیہ کے لے لیگا اور یہہ بات ظاہر ہی کہ
ایک بڑے مقدار سکہ کی بیکار ہوجاے گی کیونکہ عوض اسکے ہنڈیین
چلین گے — فرض کرو کہ ایک ملک مین ضرورت لاکہہ روپیہ کی واسطے
کرنے ابتدا اُسکی اس صورت مین اگر معاوضہ بجاے روپیہ کے ہنڈیونکی
ذریعہ سے کیا جاوے تو اسقدر روپیہ درکار نہوگا بلکہ صرف اتنا کہ واسطے
ہم قدر کرنے ہنڈیون کے روپیہ کے ساتھ کفایت کرے یعنے بروقت طلب
زر ہنڈی کے روپیہ اسکا دیا جاسکے — اس ترکیب سے بجاے کل لاکہہ روپیہ کے
حقیقت مین پچیس ہزار روپیہ اور پچہتر ہزار کی ہنڈیین کافی ہونگی —

سوالات

(۱) فرض کرو کہ ایک شہر خاص مین کوٹھیان صرافہ کی نہ تہین اور کہ ہنڈیونکا بہی

رواج نہ تہا تو تم بتلاو کہ اسسے کیا آرام اور کونسی تکلیفین عائد ہوتین۔

(۲) فرض کرو کہ مہاجنے کوٹہین اور صراف یا مہاجن جنکی سبب سے ابتدال شہرون مختلفہ اور دور دست مین وقوع مین اوے نہ تہی تبلاو کہ اسسے کیا تکلیفین حاصل ہوتین۔

(۳) تبلاو کہ ان تکالیف کو تقرر ہونا کوٹہی مال امانت اور ابتدال کا کیونکر دور کر سکتا ہے۔

(۴) بتلاو کہ کسی کوٹہی پر چہٹی یا حکم دینے سے تم کیا مراد رکہتے ہو۔

(۵) اور ہر ادمی کسی کوٹہی صرافہ پر کیون حکم نہین کر سکتا۔

(۶) واسطے ادا ے زر وادنی کے کوٹہی پر چہٹی کر دینے مین کیا زیادہ آرام اُسسے جو زر کو نقد انقدادا کر دینسے ہوتا ہی نکلتا ہی۔

(۷) کیون بوقت تقرری کوٹہی صرافہ کے زیادہ روپیہ سُود بیاض مین چلسکتا ہی بہ نسبت کہ جب کوٹہین نہ ہون۔

(۸) فرض کرو کہ تم اور تمہارے پچاس دوست ایک کوٹہی صرافہ کی مقرر کرنی چاہتے ہین تو بتلاؤ کہ تم اُسے کیونکر بناؤ گی۔

(۹) تم کیون کوٹہی بدون روپیہ کے نہین مقرر کر سکتے

(۱۰) فرض کرو کہ تمنے دس ہزار روپیہ کے حصے ایک کوٹہی مین خرید کئے اب اگر تم کل کے دن دس ہزار روپیہ کی زمین خریدنی چاہو تو تم بتلاؤ کہ اپنی روپیہ کو کوٹہی سے کیونکر نکال لو گے۔

(۱۱) لوگ نوٹ یعنی ہنڈیون کو بشرطیکہ وہ بخوبی مروج ہون اور انمین کچہہ جون کہون نہو کیون سکہ پر ترجیح دیتے ہین۔

(١٢) فرض کرو کہ یہہ زر سکہ مین نہین ادا ہوگا یعنی اگر کسی کے پاس یہہ ہنڈیان ہون وسے انکی عوض مین زر نقد نہین ملیگا تو تم ہنڈیون کا رکہنا پسند کروگے یا نہین —

(١٣) اگر ہنڈیون کے عوض مین زر نقد نہ ملی تو وہ کسقدر ریکا ہونگی

(١٤) کوٹھی صرافہ کی کیا حالت ہونی چاہیئے تاکہ اسکی ہنڈیان جو نکہو ہون —

(١٥) جب بیچ مین کچہہ تو زر نقد ہو اور کچہہ ہنڈ مین تو کیا لین دین بی جو نکہو ہو سکتا ہی —

(١٦) کیا کوٹھی صرافہ کے ایک ملک کے اصل یا سرمایہ کو زیادہ کردیتی ہی —

فصل دوم درباب فواید نقرری کوٹھی صرافہ کے

فصل گذشتہ مین ہمنے اصل حقیقت کوٹھی صرافہ اور ترکیب اسکی بنی کی بیان کی ہی اور کہا ہی کہ وہ کئی کامون کے واسطے بنائی جاتی ہی یعنے واسطے رکہنے مال امانت اور واسطے قرض دینے اور واسطے مہیا کردینے سکہ ایک ملک کے — اس فصل مین جواب شروع کی گئی ہی ہم فواید کوٹھی کے ہر ایک کام مین منجملہ کامون مذکور الصدر کے بیان کرین گے

اول بیان کوٹھی صرافہ کا اس صورت مین جب وہ واسطے رکہنی مال امانت کی بنائی جاتی ہی

اس صورت مین کوٹھی صرافہ کو صرف واسطے بچانی محنت کے بنائی جاتی ہی جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہی اگر کوٹھین مال امانت کی نہ ہوتین تو ہر آدمی آپ ہی اپنا خزانچی ہوتا یعنی آپ ہی لین دین مین روپے گنتا اور پرکہتا اور فی الحقیقت اپنی گہر یا دکان

مین ایک کوٹہی صرافہ کے رکہتا — لیکن اگر کئی آدمی اپنا روپیہ جمع کر کر ایک جگہہ رکہہ دین تو ایک آدمی اُن سب کی طرف سے وہ کام جو اُن سب کو خود انجام دینے پڑتے کر دیگا — صراف جسکی تحویل مین یہہ روپیہ رکہا جاتا ہی اپنے پاس بہی کہاتہ رکہتا ہی اور لکہہ رکہتا ہی کہ کسنے کتنا روپیہ کوٹہی مین داخل کیا اور کتنا اُسنے خرچ — اس طرح ہر آدمی کو جو کوٹہی سے علاقہ رکہتا ہی معلوم رہتا ہی کہ کوٹہی مین میرا اتنا روپیہ ہی — اس طریق پر عمل کرنے سے ہر بنیے والی کا بہت وقت اور محنت بچتی ہی یعنی اور سوداگرون کے حق مین یہہ بچنا محنت اور وقت کا ایک موجب بڑے فایدہ کا ہی — اگر سوداگرون کو یہہ فراغت نہو تو شاید اس مین نہین آتا کہ بڑے شہرون مین جہان گرم بازاری تجارت کی بہت ہو لین دین روپیے کا کیونکر ہو سکے —

دوم بیان فوائد کوٹہی صرافہ کا اس
صورت مین جب وہ واسطے قرض دینے کے روپیہ منظور ہو

ایک جوان دستکار یا سوداگر کو واسطے شروع کرنے پیشہ کے دستیاب ہوجانا کچہہ تہوڑے سے سرمایہ کا موجب بڑے فایدہ کا ہی — کیونکہ اگر ایک چالاک محنتی کارگر کے پاس روپیہ نہو تو کیا وہ اپنا سر کرے اگر اسکو کسی طور سے کچہہ تہوڑا سا سرمایہ مل جاے تو وہ اپنی محنت سے آپ ہی کما کہا وے اور جس کسی نے اُسے قرض دیا ہو اُسے سود بہی دے دیوے —

فرض کرو کہ ایک جوان آدمی نے ایک پیشہ شروع کیا تو وہ بشرطیکہ اُس نے اپنی تئین اچہی حالت مین رکہا ہوگا اکثر یہہ بات پائیگا کہ وہ اپنے حال کے سرمایہ سے اپنے کار کو بخوبی اور بہت دارے سے نہین کر سکتا اور اس

اس قدر فائدہ نہین اٹھا سکتا جتنا کہ اسکی حیطہ اختیار مین ہی اب اگر اسکو واسطے بڑہانے اپنے کار کے روپیہ قرض مل سکے تو بینک وہ قرض دینے والے کو سُود دے سکیگا اور بارہا اسکے آپ بہی بہت فائدہ اُٹھا سکیگا — یہانسی یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اگر کوئی ترکیب ایسی کیجاوے جیسے محنتی لوگون کو بقدر انکی خواہش کے سرمایہ پر دست رس ہوسکے تو یہہ خاص کر انکی حق مین ایک موجب بڑے فائدہ کا ہی — ایسی بات کے وقوع مین آنے سے ہر آدمی اس لایق ہو جاویگا کہ وہ اپنی محنت کو اسطور سے کام مین لاوے کہ اُسسے بہت ہی فائدہ حاصل ہو اور اس وسیلہ سے وہ اپنے مین بہی فائدہ پونہچاویگا اور اور لوگون کے آرام کے وسایل بہی زیادہ کردیگا — علاوہ اسکے بہت آدمی سرمایہ والے ہوتے ہین اور وہ اپنے آپ سُود بیاض کے کام کو بدون اُٹھانے بہت محنت اور بڑی تکلیف کے نہین انجام دے سکتے — بعض اوقات ایک اہل پیشہ کے اپنے کار مین اتنا روپیہ بہلا ہوتا ہی کہ چندان اُسکے اُسمین ضرورت نہین ہوتی اور وہ چاہتا ہی کہ زر فاضل کو قرض دے دے مگر وہ نہین جانتا کہ کنکو احتیاج ہی اور جنکو احتیاج ہوتی ہی وہ یہہ نہین جانتے کہ فلانا شخص قرض دینا چاہتا ہی — اس طرح یہہ زیادہ روپیہ بسبب بے علمی دونون فریقون کے مدت تک بیکار پڑا رہتا ہی اور اُسسے کسیکو بہی فائدہ نہین ہوتا سوا اسکی بہت روپیہ رانڈون اور لڑکون نابالغ کے پاس ہوتا ہی اور جو سُود بیاض کے کام سے محض بے علم ہوتے ہین — جسحال مین وہ اپنا روپیہ سُود مین ندین تو ضرور ہی کہ اُن کی نان و نفقہ کا خرچ انکی اصل سے چلے اسی لئی وہ کچہہ عرصہ مین

مفلس ہو جاتے ہین اور یہہ سرمایہ مفت برباد جاتا رہتا ہی — علاوہ اسکے بہت لوگ ایسے ہوتے ہین کہ انکو عوض انکی محنت روزانہ کے فقط محنتانہ ملتا ہی — ایسے لوگ مزدور اور رقاصد اور طبیب اور وکیل وغیرہ ہین یہہ آدمی اُس روپیہ کو جو اُنکی کہانے پینے سے باقی رہتا ہی اپنے کار یعنے اپنی ہی پیشہ مین نہین لگا سکتے ان لوگون کے حق مین یہہ بات موجب بڑے فایدہ کا ہی کہ وہ اپنے فاضل آمدنی کو کسی جگہہ جمع کرین جہان وہ بی جون کہون رہے اور جہان انکے واسطے سالانہ سود جمع ہو جایا کرے — اگر ہم غور کرین تو ہمین معلوم ہوگا کہ اس قسم کے آدمیون کے پاس بہت سرمایہ ہوتا ہی اور کہ ان کے لئے یہہ ایک بڑے فایدہ کی بات ہی کہ یہہ سرمایہ ایسے طور سے کام مین لایا جاوے کہ اُسسے بہت فائدہ حاصل ہو اور خلق کے حق مین بہی اس سرمایہ کے استعمال مین آنے سے بڑا نفع ہی کیونکہ اسکے سبب سے اگر وہ مناسب طور پر قرض دیا جاوے بیچارہ محنتی آدمیون کو ایک وسیلہ بہتر کرنے اپنی حالت اور بڑہانے اپنے کار کا ہو جاوے اور انکی کاروبار کے زیادہ ہونے سے بہت لوگون کو فایدہ ہی اسطرح ہمکو معلوم ہوا کہ بوسیلہ کوٹھی صرافہ کے جب وہ واسطے قرض دینے کے مقرر ہو ہر دو فریق یعنے سرمایہ والے اور محنتی قرض لینے والون کو فایدہ ہوتا ہی اور ہر ایک ان مین کا دوسرے کے حق مین باعث فایدہ رسانی کا ہو جاتا ہی اول بسبب تقرری کوٹھیون صرافہ کے بہت روپیہ جو پہلے بیکار پڑا رہتا ہی ایک جگہہ جمع ہو کر سود بیاض مین دیا جاتا ہی — اگر ایک آدمی کے پاس ایک ہزار روپیہ بچ رہی تو وہ کسی کوٹھی مین ایک ہزار روپیہ کا حصہ خرید لے اور اُسکا پرتہ

سرمایہ اسوقت سے سود مین چلنے لگے اور جب تک کہ وہ اُسے کوٹہی سے نہ نکال لے
یعنے اپنے حصہ کو نہ بیچ ڈالے تب تک اسکا روپیہ سود مین چلیگا —
اس طرح ہر قدر سرمایہ آدمی ہر پیشہ کا آدمی اپنے روپیہ کو بسہولت سود پہ
دیسکتا ہی اور جب تک چاہے اُسے بینچ مین رکہہ سکتا ہی — اس طرح سرمایہ
بہت بچتا ہی یعنے ضایع نہین ہو جاتا — دوم چونکہ کوٹہی اس روپیہ
کو ایک مقام مین جمع کر لیتی ہی تو سبکو خوب معلوم ہو جاتا ہی کہ فلانی جگہہ سے
روپیہ سودی مل سکتا ہی — اب جس کسیکو اسکی ضرورت ہوتی ہی وہ سیدہا
کوٹہی کو چلا جاتا ہی اور اسکو قرض دینے والے کے تلاش مین اوقات بہت
نہین صرف کرنی پڑتی — نیک چلن اور محنتی جوان آدمی کردے رکہہ کر
یا کسی کی ضمانت واسطے ادا ے زر قرضہ اپنے کے دیکر کوٹہی سے روپیہ قرض
لے سکتا ہی اور باستعانت اسکی اپنے کاروبار سے لگ سکتا ہی یا اگر وہ
یہہ نکر سکے تو کوٹہی ہی سے مطلب اسکا اور طرح پر نکلسکتا ہی — اگر کوٹہی والے
بہت روپیہ لینے والے کو روپیہ قرض دین تو یہہ ہر شخص تہوڑا روپیہ
لینے والی کو سا کہہ پر روپیہ دیسکتا ہی اور اس ترکیب سے مطلب انکا
ویسی ہی خوبی سے حاصل ہو جاتا ہی جیسا کہ خود کوٹہی سے لینے سے —
اس طرح کوٹہین صرافہ کی تمام سرمایہ ایک ملک کو کار مین لگا دیتے ہین اور
غرض مندون کو اُسسے مستفید کرتے ہین — اب دیکہنا چاہیئے کہ اس طور پر
کتنا کچہہ ملک مین قابلیت پیدا کرنے کی زیادہ ہو جاوے گی اور کسقدر حالت
محنتی اور کاریگر لوگون کے اچہی ہو جاوے گی — یہانسے دریافت ہو جایگا کہ
تعصب لوگونکا بیچ بُرا جاننے کوٹہی صرافہ کے کتنا زبون اور بیجا وجہ ہی —

اگر کوٹهی کو فی نفسه دیکهو تو اُس مین کچهه نقصان نهین مگر یهه ممکن هی که بندوبست کوٹهی کا برا هو یا مهتمم اسکے بد دیانت هون اور یهه حال هم پاتے هین که اور پیشه کے لوگون مین بهی هوتا هی مگر اُسسے یهه نهین لازم آتا که کوٹهیئن نه مقرر کی جاوین یهه تو گویا یهه کهنا هی که کسی کام مین روپیه نهین لگانا چاهیئے کیونکه ممکن هی که بنجار اور سونار اور اور اهل پیشه مین سے لوگ بد دیانت هون —

سوم فائده کوٹهی صرافه کا جب وه واسطے لین دین کے مقرر هوتی هی یعنے جب اسکے سبب سے بجاے سکه کے کاغذ کا رواج هوجاتا هی — اس صورت مین بڑے فوائد یهه هین اوّل کاغذ مین بهت آرام هی وه ایک مقام سے دوسرے مقام بهت سهولت سے نقل هوسکتا هی اور اسکے نقل کرنے مین چندان جوکهون نهین — اُسے لوگ بآسانی چورا بهی نهین سکتے اور اگر بر تقدیر وه چورایا جاوے تو وه بآسانی شناخت کیا جاسکتا هی اور پهر هات آسکتا هی — ان فائدون کے سبب سے جب تک اسکی پوری قیمت رهتی هی یعنے جب تک اسکے عوض مین اتنا هی روپیه ملتا هی جتنا که اسمین درج هی تو لوگ بخوشی لیتے هین اور اُسکا استعمال کرتے هین — دوم اُسسے کفایت هوتی هی فرض کرو جیسا که اوپر مذکور هوا هی که ایک لاکهه روپیه برابر قدر کسی چیز کے واسطے انجام دینے ابتدال کسی تک خاص کے درکار رهین اور یهه کام بوسیله پچیس هزار روپیه نقد اور پچهتر هزار کی مول کی هنڈیون کے انجام دیا جاسکتا هی تو اب ظاهر هی که هم اپنے چیز سے کام لیتے هین باستعانت جسکے بجاے ایک لاکهه روپیه کے پچیس هزار هی سے کام نکلتا هی یعنے استعمال کرنے هنڈیو

ہنڈیویسے پچہتر ہزار روپیہ کا فائدہ ہوتا ہی — یہہ روپیہ غیر ملکوں مین بہیجا جا سکتا ہی تاکہ وہانکی اجناس سے معاوضہ کیا جاوے اسکے سبب سے بہت مزدور کام سر لگ سکتے ہین اور فی الحقیقت اُسے ایسا فائدہ ہوتا ہی جیسا کہ اگر پچہتر ہزار روپیہ کے مول برابر زیادہ سالانہ آمدنی ملک مین ہوجاوے یہہ بات ٹہیک ایسی ہی کہ ایک کاریگر پاس بیس روپیہ کے مول کا اوزار ہو اور وہ اُسے اُتنی قیمت کو بیچ ڈالے اور ایک اور اوزار پانچ روپیہ کو خرید لیوے جسسے ہی کام ویسی خوبی اور درستی سے جیسا کہ پہلے سے ہوتا تہا کیا جاوے اسمین اسکو پندرہ روپیہ بچ رہین گے جنہین وہ اپنے کارخانہ کے بڑہانے اور بہتر کرنے مین صرف کر سکتا ہی

اُس طور کو جسے یہہ ابتدال وقوع مین آتا ہی ذرا سمجہنا چاہئیے پہلے اس طرح پر ہوتا ہی — حسب بیان سابق کی ضرور ہی کہ واسطے سربراہی کار ابتدال کسی نسبتی کے کچہہ خاص قدر موجود ہو اور اُس سے زیادہ اندازہ قدر کسی کام نہین آئیگا اور بیکار محض ہوگا — اگر مقدار وساطت کے زیادہ کر دیے جاوے تو قیمت اُس تمام مجموع کی اسی قدر رہی گی جیسا کہ فقط پہلے کی تہی مگر مول اسکی جز کا کم ہوجاویگا یعنے اگر مثلا ہزار روپیہ کی ضرورت ہو اور رقم بجاے ہزار کی دو ہزار کا استعمال کرو تو یہہ دو ہزار اُسی قیمت کی ہونگی جتنے کی کہ ایک ہزار تہی یعنے جتنا مال کہ پہلے ایک ہزار کو ملتا تہا اُتنا اب دو ہزار کو ملیگا — خواہ وساطت سکہ کی ہو یا کاغذ کی ہر دو صورت مین یہی نتایج نکلین گے — اگر ضرورت لاکہہ روپیہ کی ہو اور ہم لاکہہ روپیہ نقد اور لاکہہ روپیہ کی مول کی ہنڈیان استعمال کرین تو کل وساطت دو لاکہہ کی ہوجاویگی اور اُسکی قیمت باعتبار

اجناس کے گہٹ جاوے گی اور روپیہ بازار مین سب سے زیادہ سستی چیز ہوگا اور اسی لئے وہ غیر ملکون مین نقل کیا جاویگا لیکن چونکہ کاغذ غیر ملکون مین نہین لیجایا جاسکتا اسی واسطے زر نقد نقل کیا جاویگا اور غیر ملکون مین جب تک جاتا رہیگا کہ اسکی اور اور پیداواریون کی قیمت مین وہ نسبت ہوجاوے جو در اصل ہونی چاہئے — اس طرح ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ جب کاغذ یعنے ہنڈیان رواج پاجاتی ہین تو سکہ یا زر نقد غیر ملکون مین ایچایا جاتا ہی اور وساطت ابتدال کی ملی جہلی ہوجاتی ہی یعنی اکثر تو کاغذ ہوتا ہی اور سکہ فقط اس قدر کہ بروقت طلب زر ہنڈوی کی اسکا روپیہ ادا کردیا جاوے — جب تک سکہ اور ہنڈیون مین یہہ نسبت رہی تو ممکن ہی کہ وساطت ابتدال کی کاغذ ہی رہی اور اُسسی کچہہ نقصان عائد نہو اور بہت لحاظون مین اسکی سبب سی ابتدال کا کام بہت خوبی سی انجام پاوی اور تہوڑا خرچ ہو —

سوالات

(۱) فرض کرو کہ عمر زید اور بکر تین سوداگر ہین جنکا حساب کتاب ایکہی کوٹھی مین ہی اور جو آپسمین خرید او ر فروخت کرتے ہین تو بیان کرو کہ کن لحاظون مین کوٹھی کی ہونے سے انہین فائدہ ہوگا —

(۲) اور فرض کرو جؔ اور دؔ اور رؔ تین اور سوداگر ہین اور وہ اپنا حساب کتاب ایک اور کوٹھی مین رکہتے ہین اور انمین اور پہلی تینؔ سوداگرون مین لین دین خرید و فروخت کا ہوتا ہی اب بیان کرو کہ یہہ دونون کوٹھیان اِن دونون فریق کے سوداگرون کی کاروبار کو کیونکر آسان کردینگے

(۳) فرض کرو کہ تم بڑے چالاک اور ذہین سوداگر یا تجار ہو مگر تمہارے پاس سرمایہ نہین ہی تو تم کیونکر روٹی کماؤ گے —

(۴) اگر تمہین ایک ہزار روپیہ ملجاوی تو بیان کرو کہ اُسکی تم کسطرح پر فائدہ اٹہا دے

(۵) فرض کرو کہ ایک ملک مین تو ہر جوان اور محنتی آدمی کو روپیہ قرض واسطے کاروبار برہانی یا پیشہ اختیار کرنے کی ملجاتا ہی مگر ایک اور ملک مین کسی کو کچہہ نہین مل سکتا الا وہ جو وہ اپنی کمائی سے پس انداز رکہے تم بیان کرو کہ ان دونون ملکون کی حالت مین کیا فرق ہوگا—

(۶) ملک سکوٹ لینڈ مین اہالیان کو بہی فرد و ... ون کی دہر در رکہتے ہین اور اسکی واسطے ...

(۷) اور بیان کرو کہ اسمین اُن لوگون کو جنہین روپیہ قرض لینے کی خواہش ہی کیا فائدہ ہی

(۸) بیان کرو کہ کس لئے ہنگام مسافرت یا اور وقتون مین لین دین کی تم ہنڈیون کے لینے کو سکہ کے لینے پر ترجیح دیتے ہو—

(۹) اگر ہمکو اکبر آباد یا لکہنو مین کچہہ روپیہ دینا ہو تو وہان روپیہ زر نقد بہیجنے مین فائدہ ہی یا ہنڈیون مین اور کسکے بہیجنے مین زیادہ سہولت ہوتی ہی—

(۱۰) اپنی الفاظون مین بیان کرو کہ کاغذ کی رواج پانے سی کیونکر کفایت ہوتی ہی—

(۱۱) اسباب کا باعث بیان کرو کہ جب ہنڈیان بہت رواج پاجاتی ہین تو سکہ غیر ملکون مین لیجایا جاتا ہی اور وہانکی پیداوار یونسی اسکا معاوضہ کیا جاتا ہی—

(۱۲) اور بتلاؤ کہ کیون سب کا سب سکہ نقل نہین کیا جاتا ہی—

(۱۳) کسقدر روپیہ رکہہ چہوڑنا چاہئی کہ بیچ بیوپار مین خرابی نہ آوے—

فصل سوم درباب اُن نقصانون کی جو ہنڈیون کی چلن کو عارض ہوسکتی ہین—

فصل گذشتہ مین جیسے فائدے جو کوٹہیون کی ہونی سی لوگونکو حاصل ہوتی ہین بہ توضیح سکوٹ لینڈ

بیان کئے مگر ہمراہ اِن فائدون کے نہ بیان کرنا جیسے نقصانونکا خالی از انصاف اور
دانائی ہے — اِن نقصانون کو بیان کرنا لازم بلکہ الزم ہی تاکہ حتی الوسع کوشش
کیجاوی کہ وہ وقوع مین نہ آوین — ہنڈیون کی بیچ مین دو بڑے نقصان ہین اوّل
جعل اور دغابازی — اور دوم کمی بیشی بہاو کی

اوّل دغابازی — ہنڈی صرافہ کی کچھہ سکہ نہین بلکہ ایک اقرار واسطے ادا ے زر مندرجہ
اسکی کے ہے اب ممکن ہی کہ یہہ اقرار جعلی بنایا جاوے اور اسحال مین ہنڈی کوری
کی کام کی نہین کیونکہ جس شخص کی کہ اسپر دستخط درج کئے گئے ہین اُسنے کبھی اقرار
نہین کیا اسی لئے مہاجنان کوٹھی پر واجب اور لازم ہی کہ بہت ہوشیاری کرین تاکہ
جعل نہ بنایا جاوے اگر وہ یہہ نکرین گی تو کوئی آدمی اُنکی ہنڈیون کو ہاتھہ نہ لگاوی
گا گو صحیح ہی ہون اور اِسسی انکو بہت نقصان اور تکلیف ہوگی —

علاوہ ازین مالک کوٹھی صرافہ کی ہنڈین جاری کرسکتی ہین گو اُن پاس سرمایہ انکی
کرواکرنیکا سردست موجود نہو یا آنکہ وہ ہنڈین بعضے ایسی حصہ دارون کوٹھیون
کو جوادائی زراپنی اقرارنامون کا نہ کرسکین دیوین — اس صورت مین واسطی
ادائی زرلوگونکی کوئی کفیل نہین کیونکہ نہ زر نقد کوٹھی مین موجود ہی اور نہ اُن اقرار
نامون پر جو لوگون نی کوٹھی دئے ہین کچھہ محل اعتماد ہی — پس ظاہر ہی کہ درصورت
طلب کیا جانی زر مندرجہ کاغذ کی کچھہ حاصل نہین ہوگا اور قرضخواہون کو
معلوم ہوجائیگا کہ کوٹھی مین روپیہ واسطے ادا ے زر مذکور کے نہین ہی
— ایسی صورت مین نقصان عظیم کوٹھی والون کو ہوگا —

اس قباحت کی رفع کرنے کے فقط یہہ صورتین ہین جو آگے بیان ہوتی ہین —
اوّل مقدور اور نیک اطوار ہونا مالکان کوٹھی صرافہ کا — دوم جاری ہونا

جاری ہونا ایسے قوانین کا جنسے حصہ داران کوٹھی کے معقول ذمہ داری ہو — اور اس طرحکا اہتمام کیا جاوے کہ اگر کسی نوع کا غبن انکی طرف سے ظہور مین آوی تو فوراً معلوم ہو جاوے —

دوسرا نقصان جو کوٹھیون صرافہ کو عائد ہوتا ہی یہہ ہی کہ بیچ مقدار اور قدر زر رایج کی افراط و تفریط ہوتی رہتی ہی — پہلے ہم بیان کر چکی ہین کہ چاندی اور سونے کی ایک اصلی قیمت ہوتی ہی یعنے وہ لاگت جو انکی حاصل کرنے مین معادن سے لگتی ہی یہی وجہ ہی کہ انکی قیمت مین کمی بیشی بہت نہین ہوتی اور نہ عرصہ قلیل مین وہ قدر اضافی جو سونا اور چاندی اور چیزون کی نسبت رکھتی ہین بہت مختلف ہوتے ہین — لیکن یہہ بات ظاہر ہی کہ کاغذ کے سکہ یعنے ہنڈیون کی کچھہ اصلی قیمت نہین ہی جسّے کمی یا زیادتی اُسکے پیدا یش کی دریافت ہو سکے — اگر وہ کوٹھین جو ہنڈ مین نکالتے ہین یا قرض دیتے ہین کاغذ بہت افراط سے نکالین تو مول سارے سکہ اور ہنڈیون کا جو کسی ملک مین بیچ مین ہونگی گھٹ جائے گا — جب سکہ سستا ہو جائیگا تو وہ غیر ملکون مین نقل کیا جاوے گا اور چونکہ ہنڈ مین نقل نہین ہو سکتی تو ضرور زر نقد یا سکہ غیر ملکو نمین لیجایا جاویگا — پس اسحال مین ملک مین نسبت بیشتر کی بہت بڑی مقدار کاغذ کی اور بہت تہوڑے مقدار سکہ کی رہجاوے گی اور اسّے کار و بار کوٹھی مین خلل واقع ہوگا — مالکان کوٹھی صرافہ کی بخیال محفوظ رکھنے کے اپنی تئین نقصان سے روپیہ کا قرض دینا موقوف کر دین گے اور قیمت روپیہ کی بسبب اسکے کہ وہ کثرت سے کوٹھیون مین جمع ہوگا بازار مین بڑہ جائیگی اور ایک قباحت یہہ ہوگی کہ جنہون نی معاملہ روپیہ کا کوٹھیون سے ایک مفید صورت مین کیا تہا اب صورت مذکورالصدر مین نقصان اٹھاوینگے — پس اسحال سے

بڑی بڑی دقتین اور اکثر اوقات نقصان اور خسارے دو نوع مین آوین گے
بلکہ بعض اوقات ایسا اتفاق ہوگا کہ کہیہ جسکا ہونا ارباب تجارت مین ایک جزاعظم
ہی جاتی رہی گی — علاج ان خرابیون کا منحصر ہی فقط اوپر مضبوطی
عزم اور ہوشیاری اور دانائی ارباب تجارت اور منصرم کوٹہیون کے — اگر
آدمی درجہ بدرجہ دولت حاصل کیا چاہے تو وہ بیشک سرمایہ حاصل کریگا
اور اگر اُسے وہ مناسب کامون مین لگائے اور ارادہ اسے دور از کار مین
صرف نکرے تو وہ ضایع نہین ہوگا — یکایک بڑے فایدونکے حاصل کرنے
مین احتمال عارض ہونے بڑے نقصانونکا بہی تنا ہی جتنی ڈالنے مین امید
حاصل ہونی بڑے فایدہ کی ہوتی ہی مگر اسکے ساتہہ خالی خوف نکلنے کا
بہی بہت ہوتا ہی — علاوہ اسکے واسطے کم کردینے اس افراط تفریط کے
ایک اور علاج ہوسکتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ اوس نسبت کو جو ساری وساطت انتدال مین
درمیان سکہ یعنے زر نقد اور ہنڈیون کی ہونی چاہیئے بڑہادین — اور یہہ یون ہوسکتا ہی
کہ چہوٹی قدر کی ہنڈیون کو بیچ مین سی نکال ڈالین — کیونکہ اگر ہنڈیین فقط زر کثیر کے
لئے دی جاوین گی تو مقدار سکہ مستعمل کی لین دین مین زیادہ ہوگی اور وہ با فراط
اقسام کے لوگون مین پہیل جائیگا — اِسسے یہہ نتیجہ نکلیگا کہ اگر کچہہ روپیہ کسی بیگانہ ملک
مین نقل کیا جاوے تو اسسے کچہہ بڑی خرابی پیدا کرنے والی افراط تفریط نہین واقع
ہوگی کیونکہ زر نقل کیا گیا نسبت تمام زر مستعمل ملک کے تہوڑا ہوگا —
باوجود ان نقصانون کے فایدے ہنڈیون کی رواج پانے سے بہت ہین اور
یہہ بات اس وجہ سے ثابت ہوتی ہی کہ سب ملکون مین جہان کار انتدال کا بہت زیادہ
ہوگیا ہی وہان انکا رواج بافراط ہوا ہی — جب ایک بار انکا رواج ہو جاتا ہی

جاتا ہی تو وہ پہر دور نہین ہو سکتا اور وساطت ابتدال کی پہلے سے نہین کیجا سکتی بہ سبب دیکہنے اِس بات کے کہ جب کبہی لوگون کی مرضی پر چہوڑ دیا جاتا ہی کہ آیا تم روپیہ زر نقد لو یا ہنڈیٔن تو وہ اکثر بخواہش تمام کاغذ لیتے ہین صاف ثابت ہوتا ہی کہ وہ کاغذ کو بہت پسند کرتے ہین — جب یہہ حال ہی تو سرکار کو چاہیے کہ وہ ہرگز لوگون کی کاغذ کو پسند کرنے مین کچہہ مداخلت نہ کرے جیسا کہ اُسنے تب نہین کی ہی جب اُنہونے بجاے مولیشی کے چاندی سونے کو ترجیح دیکر وساطت ابتدال مقرر کیا تہا — سرکار کا فقط اتنا کام ہی کہ وہ ایسے قانون جاری کرے جنسے وساطت ابتدال گو وہ کچہہ ہی ہو وہ کام جسکے واسطے وہ مقرر ہوئی ہی بخوبی انجام دی سکے — وہ ایسی تدبیر کر سکتی ہی جسّے اس وساطت کو قیام ہووے اور اُسّے آرام حاصل ہو سواے ان کامون کے وہ اور کچہہ نہین کر سکتے اور اگر بر تقدیر وہ کسی نوع کی اور مداخلت کرے گی تو وہ لین دین اور کاروبار مین لوگون کی دست اندازی کریگی اور انجام کو وساطت ابتدال مین خرابی آویگی اور سرکار کو اسطرح مداخلت کرنے سے بعد ازان ندامت اُٹہانی پڑیگی — بیان بالا سے اصول مفصلہ ذیل نکلتے ہین

اوّل واسطے آرام اور آسایش ملک کی ہونا ابتدال کا اوسی قدر ضرور ہی جتنا کہ ہونا پیدایش کا اور فی الحقیقت بدون ابتدال کی پیدایش کبہی زیادہ نہین ہو سکتی —

دوم ہر ابتدال درحقیقت ابتدال جنسون مین ہی ہوتا ہی — ایک آدمی معاوضہ کی وقت وہ چیز دی ڈالتا ہی جسکی اُسے کم احتیاج ہوتی ہی اور وہ چیز لیتا ہی جسکی اُسی زیادہ ضرورت ہوتی ہی تو پس جسقدر یہہ ابتدال جلد وقوع مین آوے اُسیقدر طرفین کو فائدہ ہی

سوم ہمکو یہہ بات بہی معلوم ہوئی ہی کہ کن طورون سے ابتدال بخوبی ہو سکتے ہین یعنے کن وسایل سی وہ تہوڑی محنت سی اچہی طرح انجام پا سکتے ہین اور وہ یہہ ہین —

پہلے بسبب تقسیم محنت کے - کیونکہ اسحال مین کچہہ حصہ آبادی ایک بستی کا فقط ابتدال کے کام کے کرنے مین ہی مصروف رہتا ہی اور اسکو داخل جماعت سوداگرون کے کردیتے ہین جینے انہین سوداگر یا تاجر نام رکہتے ہین-

دوسرے باستعانت سکہ دہاتی کے - اسکے سبب سے محنت ابتدال کے کام کی بہت سہل ہوجاتی ہی اور آدمی تہوڑے وقت مین بہت ابتدال انجام دے سکتے ہین-

تیسرے محنت ابتدالون کی انجام دینے کے اور بہی زیادہ گہٹ جاتی ہی جب خود ابتدالون کو تقسیم کر ڈالین اور اُنکا کچہہ حساب کتاب کوٹہیون صرافہ کے ذمہ ڈالدین اسسے سوداگرون کو بہت محنت بچتی ہی اور علی ہذا القیاس وہ وقت بہی جو اسکی کرنے مین لگتا -

چوتہی سکہ دہاتی کی بجاے کاغذ کے استعمال کرنے سے - کیونکہ اس چیز کے استعمال کرنے سے ہم تہوڑے مول کی چیز سے وہی کام نکال لیتے ہین جو کہ بڑے مول کی چیز سے اور یہہ بات بہی دریافت ہوتی ہی کہ یہہ کاغذ اگر مناسب طور سے استعمال کیا جاوے تو وہ نسبت سکہ کے باعث زیادی آرام اور آسایش کا ہوتا ہی-

سوالات

(ا) کن تدبیرون سے اہالیان کوٹہی صرافہ کے لوگون کو جعلی ہنڈیون کے بنانے سے باز رکہہ سکتے ہین-

(۲) اگر کوٹہی صرافہ کے ایسی ہنڈیین نکالین جو جعلے بنایا جانی سے بخوبی محفوظ نہون تو آیا یہہ دیانت داری کی بات ہی یا بددیانتی کے اور بیان کرو کہ تمہارا جواب کن وجوہات پر مبنی ہی-

(۳) فرض کرو کہ اہالیان ایک کوٹہی کے جنکے پاس سرمایہ نہین ہی بعوض اقرار نامہ لوگونکی

سوالات

لوگون کی ہنڈمین دیتے ہین تو تم بتلاؤ کہ ان ہنڈیون کی کیا اصلی قیمت ہی یعنی در حقیقت وہ کتنے مول کی ہوگی ـــ

(۴) فرض کرو کہ کوٹہی صرافہ مذکورہ بالا کے بعوض اقرارنامہ ایسے لوگونکی جنکے پاس ذرا بھی سرمایہ نہین ہی ہنڈمین دیتے ہی تو تم بتلاؤ کہ اُس کوٹہی کے ہنڈمین کتنے مول کی ہین

(۵) واضعان قانون کن تدبیرون سے امتناع کر سکتے ہین کہ کوٹہین صرافہ کے ایسے وقت مین ہنڈمین نہ نکالین جب اُنکے پاس سرمایہ کافی واسطے ادا اُنکے زر کے نہو ـــ

(۶) بیان کرو کہ ایک شہر مین کیونکر ممکن ہی کہ کوٹہین صرافہ کے مقدار وساطت تبدل مین افراط تفریط واقع کر سکتے ہین ـــ

(۷) فرض کرو کہ کوٹہی کے سبب سے یہہ امر واقع ہوگیا تو اب ہم پوچھتے ہین کہ آیا اُس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا ضرر زیادہ تہا ـــ

(۸) فرض کرو کہ سارے کوٹہین ایک ملک کی ایسا ہی کام کرتی ہین تو تم بتلاؤ کہ اُسکے نتیجہ مین کیا نتیجہ نکلیگا ـــ

(۹) اگر بیچ مین سے چہوٹے مول کے ہنڈمین خارج کردی جاوین یعنی تہوڑے روپیہ کے واسطے کوئی ہنڈمین نہ نکالے تو کیا اُسے سکہ کی بہاو کی اوتار چڑہاو مین ذرا ظہور مین آویگا ـــ

(۱۰) یہہ ممکن ہی کہ وساطت ابتدال کی ملی جلی ہو یعنی اُسمین کچھ تو سکہ ہو اور کچھ ہنڈمین اور اُس صورت مین زیادہ فایدہ ہو بہ نسبت اُس صورت کے کہ اُسمین فقط سکہ ہی ہو مگر ہم تم سے پوچھتے ہین کہ یہہ بات کن دلایل سے ثابت ہوسکتی ہی

(۱۱) تم جانتے ہو کہ ہنڈیون اور زر نقد مین سے کونسی چیز زیادہ قابل پسند کرنیکی ہی اور اُسکی ترجیح کی کیا وجہ ہین

حصہ سیوم

تقسیم کے بیان مین

ہم یہان تک بیان کر چکے ہین کہ کس طریق سے مال پیدا ہوتا ہی اور کسطرح مال پیدا
کرنے والے اُسے آپسمین بدل لیتے ہین — واضح ہو کہ اکثر یہہ
ہوتا ہی کہ ایک شئے مصنوعی فقط ایک آدمی کے محنت سے نہین تیار ہوتی ہی بلکہ کئی
کی کوشش سے — مثلاً کئی آدمی باری باری سے محنت کر کر ایک پلہ میدہ کا
تیار کرتے ہین — ایک شخص زمین پر متصرف ہوتا ہی دوسرا اُسے تر د د کر کے
بیج بوتا ہی تیسرا فصل کاٹتا ہی چوتھا چکی رکھتا ہی جسمین یہہ ناج پیسا جاتا ہی
پانچوان پلہ تیار کرتا ہی جسمین یہہ آٹا بھرا جاتا ہی چھٹا اُسے چکی والی کے
مکان سے بازار تک لیجاتا ہی ساتوان اُسے گاہک کے ہاتھہ فروخت کرتا ہی
— اب ان سب مزدورون کو اس پلہ آٹے کی قیمت مین سے جب وہ خریدار کے
ہاتھہ بیچا جاوے مزدوری دینی چاہیئے یعنے قیمت آٹے کی پلہ کی اسطرح
بانٹنی چاہیئے کہ ہر مزدور کو جسکی محنت سے وہ تیار ہوا ہی اُسکی پوری اور
واجب مزدوری ملجاوے — وہ اُصول جن اس طور سے قیمت کے حصے ہوتے
ہین بموجب اہل اس علم کے داخل بحث تقسیم کے ہین — چونکہ قدر باستعانت
محنت اور سرمایہ کی پیدا ہوتی ہی تو یہہ بات ظاہر ہی کہ اگر ہم دو چیزون یعنے
مزدوری یا مول محنت اور سود یا مول اصل کا ذکر کرین تو وہ ساری مطلب کو
جو تقسیم سے متعلق ہی حاوی ہوجاویگا — سرمایہ بشکل زمین بعض
لحاظ مین اور سرمایہ سے مختلف ہی اسی لئے اسکا حال رنٹ یعنے مول زمین کے

رنٹ Rent

ذیل مین بیان کرینگے

باب اوّل

درباب مزدوری یعنے مول محنت کے

فصل اوّل درباب اُن اُصول عامہ کے جنکے بموجب مزدوری یا قیمت ابتدائی محنت سے قرار پاتی ہی۔ ہم بیان کرچکے ہین کہ قیمت ابتدائی کسی چیز کی وہ لاگت ہوتی ہی جو اُسکے پیدا کرنے مین لگتی ہی اور اُسمین بسبب رسد اور خرچ کے کمی بیشی واقع ہوا کرتی ہی اسیلئے ہم پہلے لاگت محنت کا ذکر کرینگے اور بعد ازان دریافت کرینگے کہ رسد اور خرچ سے اُسپر کیا اثر ہوتا ہی۔

اوّل لاگت محنت کی۔ بیان آسان محنت کا۔ آسان محنت سے ہماری مراد ہی وہ محنت جو ایک تندرست آدمی بدون پہلے تربیت یا بعد حاصل کرنے بہت ہی تہوڑے تربیت کے کرسکتا ہی۔ لیکن کوئی آدمی بدون خوراک اور پوشاک اور مکان کچھے مدت تک تندرست نہین رہ سکتا اسی سبب سے ہم کسی آدمی سے محنت نہین کروا سکتے جب تک یہہ سامان جسپر اسکی حیات کا مدار ہی اُسکے واسطے مہیا کردین بدین لحاظ سب سے پہلے لاگت مزدوری مین یہہ باتین داخل کی جاتی ہین۔

دوم انسان جب تک ایک خاص عمر نہین حاصل کرتا تب تک لایق محنت کرنے کے نہین ہوتا۔ ایام خورد سالی مین لازم ہی کہ وہ اور لوگون کی محنت کے ثمرہ سے پرورش پاوے اگر اس طرح اُسکی پرورش نہوا کرے تو چند سال مین ساری نسل آدمی کی معدوم ہوجاوے۔ اس وجہ سے محنتانہ مزدوری یعنے محنت کا فقط اُتنا ہی نہین مقرر کرنا چاہئے کہ مربی صرف پرورش پاوین بلکہ اُنکی اولاد بہی اکثر آدمی بعد زایل ہوجانی قوائ جسمانی کے جب اُنسے محنت نہین ہوسکتی بقید حیات رہتا ہی اور

اسی لئی اُنکی پرورش کرنی ضروری ہی ورنہ وہ بہوکا مرجاوے — یہانسے معلوم ہوا
کہ اُجرت مزدور کی اُتنی ہونی چاہیئے کہ وہ خود اپنی اوقات بسر کرسکے اور کچہہ
سرمایہ واسطے بڑہاپے کے جب اُسّے محنت نہین ہوسکے گی پس انداز رکہہ سکے یا
اُسکے اولاد کے اُتنی مزدوری ہو کہ وہ آپ بہی کہاوے اور اپنی بڈہی ما باپ
کی بہی پرورش کرسکے — حسب اشارہ ہین کہ ہم یہہ اُمور واقعی پاتی ہین
اُسی وقت مین بیان کرنا اسباب کا بہی ضروری کہ لاگت محنت کی یا محنتانہ مزدور
کا جتّے امور مذکورالصدر عمل مین آسکین ولایت ہای مختلفہ مین مختلف ہوگی —
ولایت ہای گرم مین جہان خوراک انسان کی اکثر نباتی اشیاء سے مشتمل ہوتی ہی
اور جہان بہت ضرورت اور چیزون مثل ایندہن اور اچہے اور گرم مکانات اور
گرم پوشاک کے نہین ہوتی وہان نسبت سرد ولایتون کے جہان خرچ مزدور کا بہ
ضرورت بہت ہونا چاہیئے کمتی ہوگی — لیکن اسکا عوض خود بخود ہو جاتا ہی
کیونکہ گرم ملکون مین بسبب زیادتی حرارت کے قوای جسمانی بہت گہٹ جاتی ہین
اور وہان جبکہ تہوڑی مزدوری دیتے ہین ویسا ہی عوض اسکی تہوڑی محنت
ملتی ہی خلاف اسکے سرد ولایتون مین زیادہ اُجرت دینی پڑتی ہی ویسا ہی مزدور
بسبب قوی ہونے قواء کے زیادہ محنت کرتا ہی — آسان محنت کے مزدوری ان
باتون پر قرار پاتی ہی اُسکے مقرر کرنے مین ان سب باتونکا لحاظ رکہا جاتا ہی —
ایک ملک کیسی ہی حالت مین ہووے مگر مزدوری نیچ قسم کی مزدورون کی
اسقدر ہوتی ہی کہ وہ اور اُنکی بال بچہ اُسّے پرورش پاسکین —
دربابِ محنت مع تربیت کے جہت کامون اور پیشہ کے کرنے کے واسطے کسی نہ
کسی قسم کی تربیت مطلوب ہوتی ہی کوئی بدون پانے اُس تربیت کے جو اسکے پیشہ

پیشہ سے متعلق ہی نجار یا سنار یا جوہری یا طبیب یا وکیل نہین بن سکتا — اب واضح ہو کہ اس تربیت کے حاصل کرنے مین زر خرچ ہوتا ہی اسمین وقت اور زر دونون صرف ہوتے ہین — اگر کوئی شخص ایک پیشہ اختیار کرنا چاہے تو ضرور ہی کہ پہلے اسکے سیکھنے مین کچھہ وقت صرف کرے اور اسمین خود مصروف ہووے یا کسی اُس پیشہ والے کی شاگردی اختیار کرے — اس تمام وقت مین اُسے ذرا بھی اُجرت نہین ملے گی بلکہ اکثر اُلٹا اُسے تربیت کے واسطے کچھہ خرچ کرنا پڑیگا — جب اُسنے اسطرح تربیت پائی اور کار سے آگاہ ہوگیا تو وہ اب نسبت پیشتر کی زیادہ مول کی محنت کریگا اور اسی لئے وہ مستحق پانے زیادہ اُجرت کا ہوگا — اس اُجرت کے مقرر کرنے مین اُس وقت اور مال کا جو اسکی تربیت مین صرف ہوئی ہین ضرور لحاظ رکھنا پڑیگا جتنا کہ زیادہ زر اور وقت اُسکے تربیت مین صرف ہوئی ہین اُتنی ہی زیادہ اسکی مزدوری ہونی چاہئیے — یہہ بات ظاہر ہی کہ محنت شامل بہ تربیت کے واسطے نسبت آسان محنت کے زیادہ محنتانہ ملنا چاہئے کیونکہ اگر ایسا نہو تو اس قسم کی محنت کبھی دستیاب نہوگی — کسواسطےکہ کون اپنی اولاد کو کسی پیشہ کے واسطے روپیہ خرچ کرکے تربیت کریگا جب وہ جانتا ہی کہ اُسے اسیقدر مزدوری ملی گی جتنی کہ بغیر تربیت پائی ہوئے کے ملتی ہی — یہہ بڑی اُصول ہین جنکے بموجب مزدوری قرار پاسکتی ہی — ہمیشہ اُجرت اِتنی ہونی چاہئے کہ اُسسے مزدور کی پرورش ہوسکے اور اسکو عوض کافی اُس خرچ کا ہوجاوے جو اُسنے اپنی پیشہ کے سیکھنے مین اور علم اور ہوشیاری حاصل کرنے مین اُٹھایا ہی —

دوم طلب محنت — کے اسمطلب کو دو صورتون مین بیان کرنا چاہئے — پہلے طلبگاری

آسان محنت کے اور دوسرے طلبگاری محنت مع تربیت کے —

پہلے طلبگاری آسان محنت کے جو واسطے پیدا کرنے اشیاء لابدی اور روزانہ خرچ کے درکار ہوتی ہی منجملہ ضروریات کے ہی یعنے اُسکی ہر جگہہ بافراط طلبگاری ہوتی ہی — ہر آدمی اصالتاً یا وساطتاً اُس محنت کی طلب رکھتا ہی جو واسطے پیدا کرنے اشیاء مصارف روزمرہ کے مثلاً کھانے اور کپڑے اور مکان وغیرہ کے درکار ہی — تاکہ اُس محنت سے فایدہ حاصل ہو ضروری ہی کہ اُسکے ساتھہ سرمایہ بھی شامل کیا جاوے نہ تنہا محنت اور نہ تنہا سرمایہ سے کچھہ کام نکل سکتا ہی — ہر ایک انمین کا بدون استعانت دوسرے کے محض بیکار ہی — اسلیئے جنکے پاس سرمایہ ہوتا ہی انہین بہت غرض ہوتی ہی کہ اُسے محنت کے ساتھہ شامل کرین اور جو شخص لایق محنت کرنے کی ہوتا ہی وہ چاہتا ہی کہ اپنے محنت سرمایہ کے ساتھہ ملاوے — یہانسے دریافت ہوا کہ جسقدر زیادہ ایک شخص کے پاس سرمایہ ہی اُتنی ہی زیادہ اُسے مزدورون کی طلب ہی — جو شخص پانسو بیگہہ زمین کا تردد کرے گا اُسے نسبت اُس شخص کی جو فقط پچاس بیگہہ کا تردد کرتا ہی زیادہ مزدورون کی طلب ہوگی اور ایک لوہار جسکے ہان سو من لوہی کا اسباب بنتا ہی زیادہ مزدور چاہیگا بہ نسبت اُس لوہار کے جسکے ہان فقط پانچ ہی من کا کام بنتا ہی — یہانسے ہمکو یہہ مسئلہ عامہ معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر زیادہ سرمایہ ہو اُتنی ہی زیادہ مزدورون کی ضرورت ہوگی یعنے اُتنی ہی زیادہ محنت کی طلبگاری ہوگی — اگر مزدورون کی تعداد کی نسبت سے مقدار سرمایہ کی کسی ملک مین زیادہ ہو تو سرمایہ والون مین ایسے ضد ہو جاوے گی کہ وہ ایک دوسرے کی بحث مین مزدورون کو بڑی مزدوری دینگے اور اس سبب سے محنت گران ہو جایگی — مزدور جماعت اول کی اُن کامون کے انجام دینے مین

مین جو قسم اوّل کی محنت چاہتے ہین کافی نہوگی اور اسی لئی درجہ دوم مین سے چند
مزدور جماعت اوّل مین داخل ہونگی اور علی ہذا القیاس ہر ایک جماعت مزدورونکی
ایک ایک درجہ کی ترقی کرے گی تمام بستی مین محنت گران ہوجائیگی اور حالت لوگون
کی بہتر ہوجاوے گی بہت تہوڑے بچے وفات پائین گے اور بہت مزدورون کی پرورش
ہووے گی — اگر ان زیادہ مزدورونسے کفایت نہین ہوگی تو مزدور اور لوگونسے
جہان انکی کم قدر ہوگی اور جہان وہ سرمایہ کی نسبت سے زیادہ ہونگے آجاوینگے
— خلاف اسکے جب سرمایہ نسبت مزدورون کی تہوڑا ہوتا ہی محنتی آدمی خواہان روزگار
کے بافراط ہوتے ہین اور انکی واسطے کار تہوڑا ہوتا ہی اسحال مین مزدورون مین بحث ہوتی
ہی یعنے ہر ایک چاہتا ہی کہ تہوڑی مزدوری لیکر کار لیلیوے اور اس سبب سے
محنت سستی ہوجاتی ہی اور صورت جو جملہ گذشتہ مین بیان ہوئی ہی اب اولٹی
ہوجاوے گی یعنے حالت سب مزدورون کی بُری ہونے لگی گی — بعضے بہوکے
مرین گے اور بعضے نقل مکان کرین گے اور بہت بچے اور کم زور آدمی بسبب تکلیف
اور شدائد موسم کے مرجائین گے — اسطرح آدمی گھٹنے لگین گے اور یہہ حال
تب تک رہیگا کہ رسد محنت کی موافق مقدار سرمایہ کے رہجاوے اور تب پہر محنت
گران ہونے لگے گی —

یہانسے دریافت ہوتا ہی کہ تاکہ کوئی
ملک حالت بہبود مین رہے ضرور ہی کہ اُسکا سرمایہ زیادتی آبادی کے ساتھہ
بڑہتا جاوے بالفعل کچھہ ہی حال ایک ملک کا ہووے اگر اسکی آبادی نسبت سرمایہ کے
جلدی بڑہے یا سرمایہ بالکل نہ بڑہے اور خصوصاً جبکہ سرمایہ گہٹتا جاوے
تو بہت جلدی ایک زمانہ تکلیف اور سختی اور افلاس کا مزدورون کے لئے آپہنچیگا
— اسوقت زیادہ مزدور بہ نسبت کہ انکی احتیاج ہی یا ان کی لئی کار ہی ہون گے

اس مقام سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ کسقدر کفایت شعاری لوگون اور سرکار کی باعث رفاہ خلایق ہی — جو آدمی کہ اپنی سرمایہ کو بیکار چیزون کی خریدنے مین ضایع کرتا ہی وہ فی الحقیقت وہ وسیلے خراب کرتا ہی جنکے سبب سے بیچارے مزدور اپنا روٹی کا ٹکڑا کما سکتے ہین — یہی حال سرکار کا بہی ہی — جو سرکار کہ مال کو لڑائی اور خرچ غیر پیداوار مین صرف کرتی ہی وہ درحقیقت ملک کے سرمایہ کو ضایع اور خراب کرتی ہی اور اُس مال کو جو لوگون کی محنت سے جمع ہوا ہی خراب اور ضایع کرتی ہی — ایک ایک روپیہ کا اس طرح ضایع ہو جانا درحقیقت خراب ہو جاتا ہی ان وسیلون کا جنکے سبب سے مزدور لوگ پرورش پا سکتے ہین فرض کرو کہ ایک ملک مین دس کروڑ روپیہ ہی اور اس سارے روپیہ کا مستعمل ہونا واسطے کام سے لگا دینے تمام رعایا کے اور انکی روٹی بہم کر دینے کی ضرور ہی اب اگر سرکار اُسمین سے ایک کروڑ روپیہ لڑائی مین صرف کرے تو وہ رعایا جو اُس ایک کروڑ کے مستعمل ہونے سے کار سے لگی تہی اور پرورش پاتی تہی بیکار ہو جاویگی — اور اگر یہہ لوگ بیکار رکہی جاوین اور انکی حصہ کے تکلیف سب پر بانٹ دی جاوے تو سب لوگون کی مزدوری کا بہاو اُتر جایگا یعنے انکی تہوڑی مزدوری رہ جاوے گی اور اسکی سبب ہر آدمی نسبت پہلے کے بُرے حال مین ہوگا اور بعضے محتاج ہو جاوین گے اور بہوکے مرین گے —

در باب طلبگاری محنت مع تربیت حال اس قسم کی محنت کا بہی اصول مذکورہ الصدر پر منحصر ہی — ہر بستی مین وکیلون طبیبون اور ادا ان ضعا قوانین اور منصف وغیرہ کے محنت کی ضرورت ہوتی ہی اسی لئے ان پیشون کے لوگون کی ضرور طلبگاری ہوگی — اگر تربیت یافتہ مزدور مقدار احتیاج سے زیادہ ہون تو انکی مزدوری

مزدوری کمتی ہوگی اور اسکی خلاف صورت مین انکی اُجرت بڑی ہوگی —
جب اُجرت واسطے تربیت یافتہ لوگون کی محنت کے اتنی کمتی ہوجاییگی کہ اُسسے
عوض مصارف تربیت پانی اور دانائی اور ہوشیاری حاصل کرنے مزدور کا نہو جاوے
تو ایسے مزدورون کی رسد مین قصور واقع ہوگا کیونکہ لوگ کسی اور کاروبار
کیطرف متوجہ ہونگے — طلبگاری اس قسم کی محنت مین اختلاف بموجب
انقلاب حالت بستی کے ہوتا رہتا ہی دولتمند اور عیاش لوگون مین نسبت
غریب اور پرہیزگارون کے زیادہ احتیاج طبیبون کی ہوتی ہی — جون جون
کوئی بستی پرانی ہوتی جاتی ہی وہین اُسمین دعوی اور حقوق زمین کی پیچیدہ
اور مشکل ہوتے جاتے ہین اور لوگون کو دغا اور فریب مین آجانیکا زیادہ
خوف پیدا ہونی لگتا ہی اور اسباعث سے احتیاج اُن لوگون کی پیدا ہوتی ہی
جنہون نے اپنا وقت مطالعہ قوانین مین صرف کیا ہی اور لوگون کو نصیحت دیسکتے
ہین کہ اس طور سے قانون سے فائدہ اوٹھاو —

تیسرے اب ہم دونون قسم کی محنت کی رسد کا بیان کرینگے — کسی ملک مین
مقدار محنت کی منحصر ہی اوپر تعداد تندرست آدمیون کے اور اسیلئی رسد
محنت کی منحصر ہوگی اُن باتون پر جنسے انسان تندرست اور صحیح رہے — بڑے
باتین انمین کی یہہ ہین — پہلے وسایل بسر اوقات اور گذران کے جو مزدورونکو
حاصل ہون — جہان مزدوری تھوڑی ہوگی اور وسایل اوقات گذران
کرنے کے محنتی آدمیون کو بمشکل ہات آوینگے وہان آبادی بہت کم بڑہیگی
بلکہ قایم رہیگی اور غالب ہی کہ وہ اُلٹے گھٹنے لگیگی — جبکہ جمیع اشخاص
ایک کنبے کے ایام تندرستی مین فقط اتنا کما سکین کہ اُسسے اُنکے روزانہ خوراک

مہیا ہو تو ضرور ہی کہ ایام بیماری مین وہ بہت تکلیف اُٹھائین — ایسے حال مین
بچے اور بوڑھے بسبب نہ میسر ہونے آسایش اور آرام کے وفات پاوین گے
اور چونکہ بیماری سب لوگون کو عائد ہوتی ہی تو ایسے زمانہ مین ضرور بہت
آدمی مر جاوین گے — اس وجہ سے وبائین اور خصوصاً جو بچون کو عائد ہوتی ہین
غریب آدمیون کی بچون پر نسبت امیرون کی بہت ہاتھ تطاول اور سختی کا
دراز کرتے ہین — جن ملکون مین اُجرت غریب آدمیون کی تہوڑی
ہوتی ہی وہان اکثر پایا جاتا ہی کہ وہ مربی جنکے بال بچہ بہت تہے قریب لاولد
ہو جاتے ہین — خلاف اسکے جسقدر مزدور لوگون کو اوپر آرام اور آسایش
زندگی کے زیادہ قدرت ہوتی ہی اتنا ہی انکی آل اولاد زیادہ بڑہتی ہی
علاوہ اسکے مزدور اُن ملکون مین سے جہان آبادی کی نسبت
سرمایہ کی بہت ہوتی ہی نقل مکان کرکے فوراً اُن ملکون مین چلے جاتے ہین
جہان انکی زیادہ احتیاج اور قدر ہوتی ہی یعنے انہین بڑی اُجرت ملتی ہی اور
اسی لئے پُرانی بستیون سے نئی بستیون مین مزدور بافراط چلے جاوین گے
یا اُن ملکون سے جہان تہوڑی اُجرت ملتی ہی مزدور اور محنتی آدمی ہمیشہ نقل
کرکے جہان زیادہ مزدوری ملی گی چلے جاوین گے — یہی دو باعث ہین جسکے سبب
کہ زمانہ حال مین ممالک متفقہ امریکا اور کینیڈا* مین روز بروز آبادی
زیادہ ہوتی جاتی ہی — وہان اُجرت بڑی ہی اور جو آدمی کہ محنت کرنی
چاہتے ہین انہین وہان آرام اور آسایش زندگی بدست رس ہو سکتی ہی
اور وہ اپنی آل اور اولاد کو آرام مین پرورش کر سکتے ہین — اسی باعث سے

---

* کینیڈا Canada.

سے ممالک مذکور الصدر مین نسبت پرانی بستیون کی تہوڑے بچہ مرتے ہین اور وہان
بہت جلد آبادی بڑہتی ہی — اس وجہ سے کہ وہان بڑی اُجرت ملتی ہی ہر سال
ممالک فرنگستان سے صدہا آدمی نقل مکان کرکے وہین جاتے ہین —
دوسرے ایک اور شرط ضروری جو واسطے جلدی بڑہانے آبادی کے چاہیئے
یہہ ہی کہ آدمی نیک بخت اور نیک افعال ہون — بدافعالی مین ضرور زر
خطیر خرچ ہوتا ہی اور اُسسے حیات انسانی کو بہت مضرت پونہچتی ہی —
وہ مزدوری کسی کام کی نہین جو اگرچہ بہت بڑی ہو مگر اُسے مزدور عیاشی
اور فضول خرچی مین صرف کرے — اُنکا سارا کنبا بہوکا مرے گا قریب
سارے تکلیفین جو بچون کو دامنگیر ہوتی ہین نتیجہ انکی ماباپکے بدی اور بدافعالی کا
ہوتا ہی — پس ان دونون چیزون یعنے اُجرت مزدور اور اسکے افعال کے
بڑہنا آبادی کا اکثر موقوف ہی اور اوپر بڑہنے آبادی کے جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہی
انحصار ہی رسد محنت کا — بعینہ انہین باتون پر رسد تربیت یافتہ آدمیون کے
محنت کے موقوف ہی — اگر ایسے آدمیون کو اتنا محنتانہ نملے کہ اُسسے عوض انکے
صرف وقت اور سرمایہ کا جو انہون نے تربیت کے حاصل کرنے مین اُٹہایا ہی ہوجاوے
تو البتہ لوگون کو انکی محنت پر دسترس ہوگی یعنے لوگ اپنی وقت اور توجہ کو
تحصیل علم اور ہنر کی طرف لگائین گے — خلاف اسکے جب اس محنت کا محنتانہ
کافی اور وافی نہوگا تو آیندہ کو کوئی آدمی تربیت مین وقت اور مال نہ کہوئیگا
اور جنہے تربیت پائی بہی ہوگی وہ بہی اپنی توجہ کو اور طرف مایل کریگا اور اس
طرح اس محنت کی رسد گہٹ کر موافق مقدار احتیاج کے رہجاوے گی —